💥 علوم حدیث کا اجراء[۱] 💥

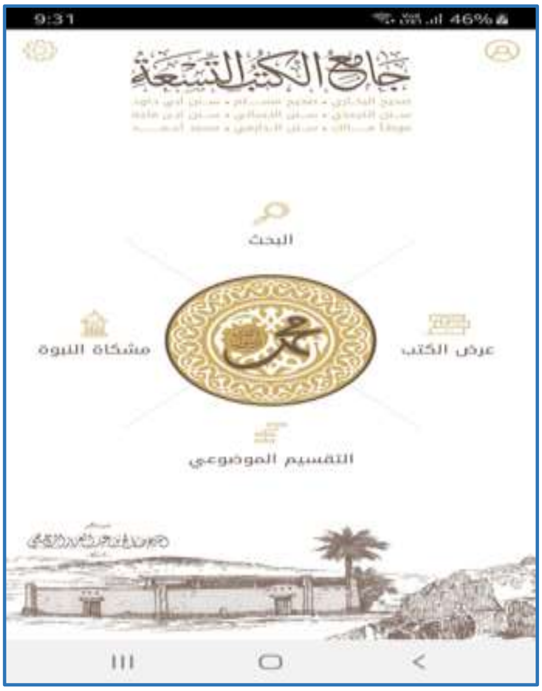
بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

قال الامام البخاری رحمہ اللہ فی الجامع الصحیح:

> بَابٌ : كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟
>
> ١ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ ، يَقُولُ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :
>
> "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ."

👆 بخاری شریف کی یہ پہلی روایت ہے، اس کے ذریعہ چند علوم حدیث کا اجراء و مذاکرہ ان شاء اللہ کریں گے۔

👈 مگر آپ کے موبائل میں (جامع الکتب التسعہ) نامی ایپ انسٹال کرنا ہو گا تاکہ بحث میں سہولت رہے۔



جامع الکتب التسعہ ایپ کے فرنٹ پیج پر دائرہ کے اطراف میں چار اختیارات (اوپشن) لکھے ہوں گے :

- اوپر کی طرف: **البحث**
- دائیں جانب: **عرض الکتب**
- نیچے: **التقسیم الموضوعی**
- بائیں جانب: **مشکاۃ النبوۃ**

اس وقت صرف پہلے دو اوپشنوں کا استعمال کرنا ہے (عرض الکتب اور بحث)

عرض الکتب پر کلک کریں گے تو نو (۹) کتابوں کے نام نظر آئیں گے تین سطور میں، ہر سطر میں تین۔

ان میں سے صحیح البخاری کے نام پر کلک کریں، کتب وابواب کے نام اسکرین پر آئیں گے، اور کتاب کے نام پر پریس کرنے سے باب کے ماتحت جو روایات ہیں ان کے اطراف (روایت کا شروع کا حصہ) سامنے آئیں گے۔ پھر اگر طرف حدیث پر کلک کریں گے تو روایت کے الفاظ سامنے آئیں گے



حدیث کی ۹ کتابیں تین سطروں میں



بخاری کے ابواب



پہلے باب کی اطراف احادیث

پہلی حدیث کھول کر دیکھیں کہ:

اوپر کی طرف رقم الحدیث (۱)

اور نوع الحدیث (مرفوع) لکھا ہے

اس کے بعد ترجمۃ الباب، جزء اور رقم الصفحہ دیا ہے۔

پھر رقم الحدیث کے ساتھ پہلی حدیث کا پورا متن مذکور ہے۔



◆ ملاحظہ فرمائیں کہ سند میں جتنے روای ہیں سب کے نام سرخی (ریڈ کلر) سے دیئے ہیں، اور حدیث کے اصل راوی (صحابی عموما) یعنی راویٔ اعلی کا نام ہمیشہ نیلے رنگ (بلو کلر) میں ہوتا ہے۔ یہاں پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا نام نیلے رنگ سے دیا ہے۔

آپ کسی بھی راوی کے نام پر اگر انگلی سے کلک کریں گے 👆 تو ایک ونڈو (بیانات الرواى) کے نام کی الگ سے کھلے گی جس میں راوی کا مختصر ترجمہ ہو گا۔

امام بخاری کے شیخ امام حمیدی کا ترجمہ: 👈

بیانات الراوی کے عنوان سے

نام، کنیت، نسب، طبقہ

ولادت ووفات

جرح وتعدیل کے اقوال

اخیر میں مراجع ومصادر



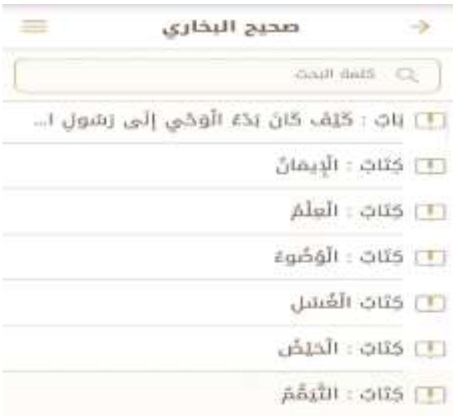
ایک بات البتہ یہ بھی عرض کر دوں کہ: انسانی کوئی بھی کاوش خطا ونسیان سے پاک نہیں ہو سکتی، جامع الکتب التسعہ ایپ اگرچہ علمائے ماہرین کی نگرانی میں کافی تدقیق سے تیار کیا گیا، مگر بعض مرتبہ راوی کے نام پر کلک کرنے سے کسی اور کا ترجمہ ظاہر ہوتا ہے، اگرچہ اس کی مثالیں قلیل ہیں، مگر مراجعت وتفتیش ناگزیر ہے۔

علوم حدیث کا اجراء [۲]

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

بخاری شریف کے باب کا عنوان یا ترجمۃ الباب آپ کو بہت مختصر نظر آرہا ہے: باب کیف کان بدء الوحی ...

اس پر کلک کریں مزید کچھ الفاظ نظر آئیں گے، مگر یہ ابھی بھی ناقص ہے، اس کے لئے آپ بیچ پر انگلی رکھ کر بائیں جانب سلائیڈ کریں، ترجمۃ الباب کی پوری عبارت سامنے آجائے گی وھی ھذہ:



بَابٌ : كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ وَقَوْلُ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ : { إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ }.[سورة النساء]

◆ تراجم بخاری کے سلسلہ میں چند امور کا اجراء:

پہلی بات: انواع واقسام یا اصول تراجم بخاری کے سلسلہ میں اپنی معلومات تازہ کرنے کے لئے ایک بار تفصیل سے اس بحث کا مطالعہ فرمالیں، مقدمۃ لامع الدراری، یا حضرت شیخ کی الابواب والتراجم، یا کوئی اور کتاب ہو یا بخاری کی کسی شرح کے مقدمہ میں انواع تراجم کی تفصیل ہو، وہ ایک بار پوری پڑھ لیں۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا یونس جونپوری رحمہ اللہ کے افادات پر مشتمل ایک مضمون مولوی یاسر عبد اللہ کا بھی آیا تھا۔







تراجم بخاری کی اقسام کا ایک بار تفصیلی مطالعہ کے بعد بخاری کے ہر ترجمہ میں کوشش کریں یہ بات جاننے کی کہ یہ ترجمہ کونسی قسم کا ہے؟ یا کتنی قسموں میں مندرج ہو سکتا ہے؟ یہ تطبیق بار بار دھرائیں، اس سے اقسام تراجم میں بصیرت حاصل ہو گی۔

اور تمرین کے لئے سب سے پہلے تو خود غور کریں کہ یہ ترجمہ کون کونسے اصول کے ماتحت آسکتا ہے، مثلا پہلے ترجمہ کا اگر تجزیہ کریں تو اس میں یہ باتیں ہیں:

▪ کیف سے آغاز ہوا ▪ سوالیہ ترجمہ ہے ▪ آیت پر مشتمل ہے ▪ ترجمہ اور حدیث میں مناسبت نہیں

ان باتوں کے جو اصول ہیں ان کو تلاش کرکے پڑھیں، مثلا حضرت شیخ کی الابواب والتراجم میں یہ نمبرات ملاحظہ فرمائیں: ۱۵, ۲۱,۲۲,۳۱,۵۱.

👆 یہ تو عام بات ہوئی، مگر آپ کے سامنے جو ترجمہ ہے اس کی تفصیل بھی پڑھ لیں، غرض البخاری من الترجمہ، المناسبۃ بین الترجمہ وبین کل روایۃ فی الباب، عدد التراجم المبدوءۃ بکیف والغرض منہا۔۔۔الخ

دوسری بات: "**فقہ البخاری فی تراجمہ**" مشہور ہے، اور یہ بھی معلوم ہے کہ استنباط فوائد کے لئے بخاری حدیث کو مکرر لاتے ہیں۔

لہذا پیچھے جاکر متن حدیث پر آئیں، اور بالکل نیچے: التخریج کے اوپشن پر کلک کریں، آپ کے سامنے پہلی حدیث کے مواضع ورود، احادیث کے نمبرات کے ذریعے سامنے آئیں گے:



👆 تخریج حدیث کا اوپشن نیچے کی جانب



👆 مواضع ورود حدیث نمبرات کے ذریعے

▪ بخاری میں سات ۷ جگہ ▪ مسلم ابوداود ترمذی ابن ماجہ میں ایک جگہ ▪ نسائی میں ۳ ▪ اور احمد میں دو جگہ

میں نے کہا کہ بخاری میں حدیث (انما الاعمال) سات مواضع پر آئی ہے، جبکہ تخریج میں مواضع ورود چھے بتائیں ہیں، تو یاد رکھیں کہ ایک نمبر مزید بڑھانا ہے، یعنی وہ نمبر جس پر سے تخریج کا اوپشن اون کیا، کیونکہ وہ نمبر اوپر لکھا ہوا نہیں ہوتا ہے، یہاں پر نمبر ایک نہیں دیا، مگر آپ حدیث نمبر ۵۴ پر جاکر، تخریج پر کلک کریں، تو نمبر ایک ظاہر ہو گا۔ اور نمبر ۵۴ غائب





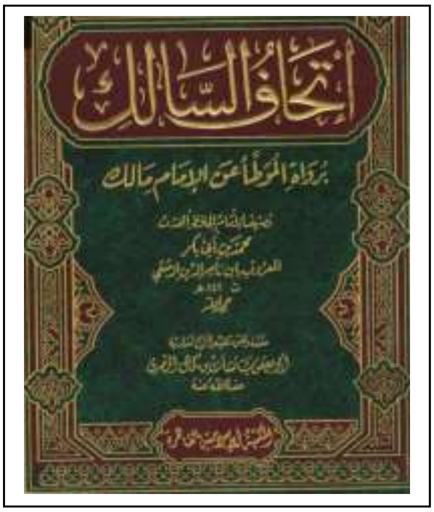
🔺 ایک اہم سوال یہ ہے کہ کتب تسعہ میں سے (موطا) کا ذکر نہیں ہے، موطا میں حدیث (انما الاعمال) کہاں ہے؟

👆 اس سوال کا جواب بعد میں... ان شاء اللہ

اس کتاب میں 👈

امام مالک سے (موطا) کی روایت کرنے والے

۷۹ شاگردوں کا مختصر تعارف ہے



علوم حدیث کا اجراء [۳]

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

الابواب والتراجم ص ۱۹۴ پر حضرت شیخ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ امام بخاری نے (باب کیف کان) کے عنوان سے تیس (۳۰) تراجم باندھیں ہیں۔

ان کی تفصیل جاننے کے لئے آپ (جامع الکتب التسعہ) ایپ کے فرنٹ پیج پر جائیں جہاں پر اوپر کی جانب البحث کا اوپشن دیا ہوا ہے، اس پر کلک کر کے صرف دو الفاظ بحث کے خانے میں لکھیں: "باب کیف" اور Enter دبائیں، تو نتائج ۸۶ ظاہر ہوں گے، ان میں پہلے تیس (۳۰) بخاری شریف کے ہیں، اور بقیہ تقریبا (۵۶) نتائج کا تعلق بقیہ کتابوں سے ہے۔ اور ان بقیہ میں بھی زیادہ تر ابوداود میں ۲۲ اور نسائی میں ۱۸ ہیں۔ بخاری شریف کے مذکورہ تیس تراجم پر ایک نظر ڈال لیں۔



بحث میں (باب کیف) لکھا



باب کیف سے شروع ہونے والے ابواب

- تخریج کے سلسلہ میں عرض کیا تھا کہ اس پر کلک کریں گے تو روایت کے مواضع ورود آپ کے سامنے نمبرات کی شکل میں آئیں گے، اس سے ایک بات بخاری کے منہج کی معلوم ہوئی، یعنی تکرار الروایات۔

▲ مگر تکرار کے سلسلہ میں امام بخاری کی کوشش رہتی ہے کہ ایک ہی سند و متن کے ساتھ بعینہ تکرار نہ ہو، بلکہ ہر مرتبہ سند الگ لاتے ہیں، اب حدیث "انما الاعمال" ہی کو لیکر دیکھیں، جو سات مرتبہ مکرر آئی ہے، ان مکررات کی اسانید ملاحظہ فرمائیں:

١ -حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ ، يَقُولُ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ---

٥٤ -حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ---

٢٥٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ---

٣٨٩٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ : ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ---

٥٠٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ---

٦٦٨٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ---

٦٩٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

👆 غور کریں کہ ہر بار شیخ البخاری الگ ہے، اور یحیی بن سعید جو مدار سند (مرکزی راوی) ہے اس تک امام بخاری ہمیشہ دو واسطوں سے پہنچتے ہیں۔

نیز متن کے الفاظ میں بھی اختصار تبدیل و تصرف نظر آئے گا، اس لئے بعینہ تکرار نہیں ہوا ہے۔

٥٤- الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ،

٦٦٨٩- إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى،

٦٩٥٣- يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى

٢٥٢٩- وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا

٦٩٥٣- وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا

▲ البتہ "ضیق مخرج" کے وقت تکرار میں ایسا ہو سکتا ہے کہ حدیث سند اور متنا بعینہ مکرر آئے، ان مواضع کی تعداد حضرت شیخ یونس جونپوری کے شمارے کے حساب سے تقریباً (١٦٨) احادیث ہیں، جن کے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا، یعنی تکرار السند والمتن بالفاظ مطابقة، تفصیل کے لئے حضرت شیخ یونس صاحب کا رسالہ (ارشاد القاصد الی ما تکرر فی البخاری باسناد واحد) دیکھیں جو "الیواقیت الغالیہ" جلد ثالث ص ۹ پر ہے۔



اليواقيت الغالية　　　　المجلد الثالث

اليواقيت الغالية

في تحقيق وتخريج

الأحاديث العالية

مجموعة قيمة لتخريج الأحاديث النبوية
وتحقيق المباحث العلمية

المجلد الثالث

إفادات الإمام المحقق محدث العصر
فضيلة الشيخ محمد يونس الجونفوري حفظه الله تعالى
شيخ الحديث بجامعة مظاهر العلوم سهارنفور (الهند)

جمعه ورتّبه
محمد أيوب السورتي عفا الله عنه
مدير مجلس دعوة الحق - ليستر (بريطانيا)

☆☆☆



اليواقيت الغالية　　　　٥　　　　المجلد الثالث

الفهرست

العنوان	صفحة
فهرست العنوانات	٥
من نافذة المرتب	٦
جزء إرشاد القاصد إلى ما تكرر في البخاري بإسناد واحد	٩
جزء تخريج أحاديث إنما الأعمال بالنيات	٨٥
أصول عديدة في وضع الأبواب والتراجم لصحيح الإمام البخاري	١٠٧
بحوث مهمة عن بعض الأبواب و التراجم لصحيح البخاري	١٣١
باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ	١٣٣
باب قبلة أهل المدينة وأهل الشام والمشرق	١٦٥
باب وقت الظهر عند الزوال	١٤٦
باب تأخير الظهر إلى العصر	١٨١
باب وقت العصر	١٩٣
باب إثم من فاتته العصر	٢٠٠
باب إثم من ترك العصر	٢٠٩
باب فضل صلوة العصر	٢١٢
باب وقت المغرب	٢١٣
باب من كره أن يقال للمغرب العشاء	٢١٩
باب ذكر العشاء والعتمة ومن رآه واسعا	٢٢١
باب من قال ليؤذن في السفر مؤذن واحد	٢٢٩
باب الالتفات في الصلوة	٢٣٣
باب إذا ركع دون الصف	٢٣٦

▪ ضیق مخرج کا مطلب ہے کہ: مصنف کے پاس کسی روایت کی دوسری اسانید نہیں ہیں، ایک ہی سند ہے، یا ہے مگر وہ سند ان کی شرط صحت کے مطابق نہیں ہے، اس لئے حدیث سے دیگر مسائل استنباط کرنے کی غرض سے مکرر لانے پر وہی سند و متن کا اعادہ کرنا پڑتا ہے، جو ان کی شرط کے مطابق ہے۔

▪ ضیق مخرج کی صورت میں امام بخاری کے دیگر تصرفات بھی ہیں، جیسے: حدیث کی سند کا کچھ حصہ حذف کرکے معلق لانا، یا متن حدیث کے ٹکڑے کرکے، ہر باب میں اس کے مناسب ٹکڑا لانا، وغیرہ۔

▪ مکررات بخاری پر یہ ایک پوسٹ نظر آئی تو میں نے الترغیب پر رکھی۔ ☜



احاديث كررها البخاري:

الحديث رقم 117 كرره 19 مره.
الحديث رقم 198 كرره 16 مره .
الحديث رقم 294 كرره 35 مره .
الحديث رقم 371 كرره 36 مره.
الحديث رقم 443 كرره 26 مره .
الحديث رقم 456 كرره 24 مره .

اس پر ایک محترم بھائی نے سوال کیا کہ: حدیث نمبر (۳۷۱) کے بارے میں آپ سرچ کرکے دیکھ لیں، کیا نتیجہ رہتا ہے؟

میں سرچ کیا جامع الکتب التسعہ ایپ میں، تو اس میں تو تقریبا (۱۸) مرتبہ مکرر آنا بتاتا ہے۔ پھر میں نے بخاری شریف کا سلطانیہ نسخہ جس پر ڈاکٹر زہیر الناصر نے ترقیم کا کام کیا ہے اس میں جاکر حدیث نمبر (۳۷۱) کے حاشیہ میں دیکھا، تو وہاں مذکورہ حدیث کے اطراف میں ۳۵ نمبرات دیئے ہیں، لہذا ان نمبرات کے ذریعے مراجعت کرلی جائے۔

💥 علوم حدیث کا اجراء [۴] 💥

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

الحمدللہ بخاری شریف سے متعلق کئی باتوں کا تذکرہ گزشتہ قسطوں میں ہوا:

۱ - تراجم ابواب کی قسمیں

- لامع الدراری کا مقدمہ
- الابواب والتراجم للکاندھلوی

۲ - فقہ البخاری فی تراجمہ

۳ - تکرار روایات مع تبدیل الشیخ ، روایتوں میں

۴ - ضیق المخرج کی صورت میں تکرار السند والمتن بعینہ

- حضرت شیخ یونس کا جزء (ارشاد القاصد)

۵ - تقطیع واختصار الحدیث

۶ - "باب کیف" کے عنوان سے تیس تراجم ابواب

👈 ایک سوال قائم کیا تھا کہ: حدیث (انما الاعمال) "موطا مالک" میں کہاں ہے؟

جواب یہ ہے کہ: گزشتہ قسط میں حدیث کی تخریج جب کی تھی، تو ان میں دو ۲ مواضع پر بخاری کی سند میں امام مالک کا نام نظر آیا تھا:

٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ---

٥٠٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ---

ان دو مواضع پر امام بخاری (انما الاعمال) والی حدیث کو امام مالک کو دو شاگردوں کے واسطے سے روایت کر رہے ہیں: عبد اللہ بن مسلمہ، اور یحیی بن قزعہ

عبد اللہ مسلمہ (قعنبی) کی نسبت سے مشہور ہیں، اور "موطا مالک" کے راویوں میں ان کی روایت معروف ہے، جو ابھی قریبا مستقل چھپ چکی ہے، مگر اس میں یہ روایت (انما الاعمال) نہیں ہے، البتہ امام محمد بن الحسن شیبانی کی روایت جس کو "موطا محمد" کہتے ہیں، اس میں موجود ہے۔

موطا مالک کی بقیہ روایات میں، حدیث (انما الاعمال) موجود نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ امام مالک اپنی کتاب (موطا) میں رد و بدل، کمی بیشی فرماتے رہتے تھے، یہ عمل چالیس سال تک ہوتا رہا، شروع میں (موطا) میں امام مالک نے دس ہزار حدیثیں جمع کی تھیں، پھر مسلسل تنقیح و اختصار کے نتیجے میں تقریبا ڈیڑھ ہزار باقی رہ گئیں۔

▪ اس لئے "موطا" کی روایات میں اختلافات ہیں، جس پر امام دار قطنی کا مستقل رسالہ ہے بنام: أحاديث الموطأ وذكر اتفاق الرواة عن مالك واختلافهم فيه وزيادتهم ونقصانهم.

▪ ممکن ہے کہ قعنبی نے یہ حدیث امام مالک سے عام مجالس حدیث میں سنی ہو، لیکن جب با قاعدہ "موطا" کی روایت حاصل کی، تو اس وقت امام مالک نے یہ حدیث بیان نہیں کی۔

◆ یہاں پر مولوی عبد الرحیم صاحب کیرالوی نے اپنا تخمینہ پیش کرتے ہوئے لکھا ہے:

هل يمكن أن يكون سبب عدم وجود حديث "إنما الأعمال بالنيات" في رواية القعنبي للموطأ: أنه لم يكن من مقروءاته على الإمام مالك بل كان من مسموعاته منه، ولم يضمّن كتابه إلا النوع الأول، كما ذكره الخطيب مسندا عن أبي الحسن الميموني، قال: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيّ، يَقُولُ: «اخْتَلَفْتُ إلى مالك ثَلاثِينَ سَنَةً وما من حَدِيث فِي الْمُوَطَّأ إلّا ولَوْ شِئْتُ قُلْتُ: سَمِعْتُهُ مرارًا من مالك، ولَكِنِّي اقْتَصَرْتُ بِقِراءَتِي عَلَيْهِ، لأَنَّ مالِكًا كانَ يَذْهَبُ إلى أَنَّ قِراءَةَ الرَّجُلِ عَلَى العالِمِ أَثْبَتُ مِن قِراءَةِ العالِمِ عَلَيْهِ «(الكفاية في علم الرواية: ص ٢٧٦).

فعلقت عليه بقولي : نعم محتمل ، وأحسنتم بذكر هذا النص ، لكن وجدت في كتاب (المدخل إلى الموطأ) ص ١١٧ نقلا عن ثقات العجلي أن مالكا قرأ نصف الموطأ على القعنبي ، وقرأ القعنبي نصفه الباقي.

فأضاف عليه الموصوف بقوله : نعم، فيبقى الأمر مشكلا ... ولا يخفى بُعد التطبيق بينهما بقولنا :المراد بالنصف النصفُ الشائع، أعني: من مختلف المواضع، لا النصف الأول والثاني بالترتيب ...فما هو الحل؟

... ولم أجد له جوابا

👆 ایک بار پھر "انما الاعمال" کے متن پر آیئے، اور سند میں جہاں سرخی سے "الحمیدی" لکھا ہے، اس پر کلک کریں، ترجمہ سامنے آئے گا، اس میں نیچے ملاحظہ فرمائیں حاکم کے قول میں: **و محمد بن اسماعیل اذا وجد الحدیث عنده لا یخرج الی غیره من الثقة به**۔ وفي (تقريب التهذيب) : لا يعدوه إلى غيره.

اس کا مطلب یہ ہے کہ امام بخاری کی کتاب میں حمیدی کی روایات کثرت سے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے آپ پیچھے لوٹ کر البحث کے اوپشن میں جائیں، اور خانے میں: الحمیدی لکھیں، نتائج تقریبا۱۰۵ ہوں گے، ان میں سے تقریباً۸۵ بخاری شریف کے ہیں، اوربقیہ کتب تسعہ کے ہیں، اس سے ظاہر ہو گیا کہ دیگر کتابوں کے مقابلہ میں حمیدی کی روایات بخاری میں زیادہ ہیں۔

تنبیہ مہم: الحمیدی لکھ کر سرچ کرنے کے متعلق ایک اہم بات کی طرف مولوی عمران آمودی صاحب نے متوجہ کیا کہ: (الحمیدی) لکھ کر سرچ کرتے ہیں، تو نتائج (۱۰۵) ہی آتے ہیں، البتہ (حمیدی) بغیر الف لام کے لکھتے ہیں تو نتائج میں تین عدد بڑھ کر (۱۰۸) ہو جاتے ہیں، یہ مزید تین ترمذی کے ہیں، ہاں دونوں حالتوں میں بخاری کے نتائج (۸۵) ہی رہتے ہیں۔

■ ایک بات اور اس سے منسلک ہے کہ بخاری کے (۸۵) مواضع ورود میں ضروری نہیں کہ حمیدی کی وہاں روایت ہی ہو، ممکن ہے کہ ان کی کسی اور بات کا ذکر بھی ہو، مثلا: ان کی فقہی رائے یا نقد الرجال۔ لہذا یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ صرف تمثیل ہے بات سمجھانے کے لئے، باقاعدہ احصاء و شمار نہیں۔

ایک اور بات قابل توجہ ہے: کہ سرچ کے نتیجے میں ظاہر ہونے والے نتائج میں عدد دیکھ کر فورا کوئی فیصلہ نہ کریں، جب تک کہ ان مواضع پر مرور نظر نہ ہو جائے۔

▲ **الحمیدی** کی نسبت ان کے جد اعلی حمید بن زہیر القرشی کی طرف ہے جو صحابی رسول تھے۔ ان کا ایک مکان کعبہ شریف سے بالکل قریب تھا جس کو انہوں نے وقف کر دیا تھا، الاصابہ میں ہے: قال الحميدي تصدّق جدّي حميد بن زهير بداره هذه ، فكتب في كتابه : تصدّقت بداري التي تفيء على الكعبة وتفيء الكعبة عليها۔ تو یہ شخصیت معروف تھیں اس لئے ان کی طرف نسبت مشہور ہوئی۔

◆ کتب اسماء الرجال میں (**الانساب**) ایک مستقل قسم ہے جس میں کئی کتابیں ہیں، ان میں امام سمعانی (ت ۵۶۲ھ) کی کتاب "الانساب" مشہور ہے، جب کسی راوی کی نسبت نظر آئے تو اس کتاب کی طرف رجوع کر کے، اس کا اعراب و تلفظ، اس نسبت کی اصل، اور اس سے معروف دیگر راویان کے نام، وغیرہ معلومات جاننے کی عادت رکھیں، اور کتب رجال کی مختلف کتابوں سے مناسبت پیدا کریں۔

الانساب جلد ۴ صفحہ ۲۶۰ پر الحُمیدی کی نسبت سے معروف دو مشہور محدثین کا ذکر ہے، ایک تو یہی شیخ البخاری جو مکی ہیں، اور ایک دوسرے متاخر اندلس کے رہنے والے عالم ہیں جن کی کتاب "الجمع بین الصحیحین" مشہور ہے۔

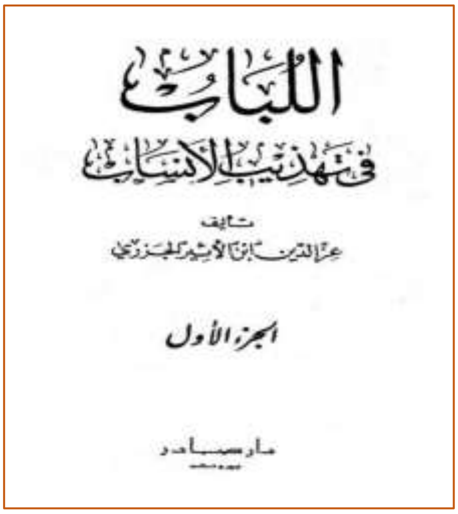
▪ حمیدی شیخ البخاری کا نام ہے: عبد اللہ بن الزبیر، تاریخ وفات (۲۱۹ھ) ہے۔

▪ اور دوسرے حمیدی محمد بن فتوح بن عبد اللہ بن حمید اندلسی ہیں، ان کی تاریخ وفات (۴۸۸ھ) ہے۔

نوٹ: اندلس: ہمزہ اور دال پر زبر ہے، اور لام پر پیش ہے۔

سمعانی کی کتاب (الانساب) کا اختصار امام عز الدین ابن الاثیر نے "اللباب فی تہذیب الانساب" سے کیا ہے۔





◆ مختصر طور پر بغیر تفصیلات کے کسی راوی کی نسبت کا اعراب اگر جاننا ہو، تو امام سیوطی کی کتاب (لب اللباب فی تحریر الانساب) مفید ہے، اس میں نسبت کا ضبط دینے پر اکتفا کیا گیا ہے، مثلا:



الحَمِيدي: مكبَّراً إلى الحَمِيد الأمير الساماني ، وبالتصغير إلى حُمَيد بطن من أسدٍ ، وحميدٍ جدّ صاحب «الجمع» وغيره.

الحِمْيَري: بالكسر والسكون وفتح التحتية ، إلى حِمْيَر من أصول القبائل باليمن.

الحُمَيسي: بالتصغير ومهملة إلى حُمَيْس بن عامر بن ثعلبة ، وابن أُدّ بن طابخة بن إلياس بن مُضَر .

مگر اس کتاب کے طبعات تحریفات سے خالی نہیں ہیں، پرانا طبعہ جس کی عکسی تصویر لیکر مکتبۃ المثنی بغداد والوں نے شائع کیا ہے، وہ معتبر ہے، دار الکتب العلمیہ وغیرہ کے طبعات معتمد نہیں ہیں۔

الحُمَیدیات

امام بخاری کے شیخ (عبد اللہ بن الزبیر الحُمیدی) جن کی روایت سے امام بخاری نے اپنی کتاب کا آغاز کیا، ان کے بارے میں ایک بات یہ عرض کی گئی کہ: ان کی نسبت ان کے جد امجد حمید بن زھیر القرشی الأسدی کی طرف ہے۔

◆ شراح نے لکھا ہے کہ: بخاری شریف میں پہلی اور آخری حدیث دونوں حدیثیں از قبیل غرائب الحدیث ہیں، یعنی سند میں ایسے رواۃ ہیں جو شیخ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں، دوسرا کوئی شاگرد روایت کرنے میں ان کا شریک نہیں، چنانچہ یحیی بن سعید الانصاری سے لیکر اخیر تک سند میں غرابت و تفرد پایا جاتا ہے۔

◆ مگر مجھے حمیدی میں دو طرح کا تفرد مزید نظر آیا:

۱- ایک روایت بلاواسطہ کا تفرد ہے، یعنی ائمہ ستہ میں سے بخاری کے علاوہ کوئی اور حمیدی سے براہ راست روایت نہیں کرتا، بلکہ بالواسطہ کرتا ہے، امام مسلم سلمۃ بن شبیب نیسابوری کے واسطے سے (مقدمہ) میں، ترمذی امام ذھلی یا امام بخاری کے واسطے سے۔ ابوداود نے سند کا تذکرہ نہیں کیا لیکن "تھذیب الکمال" سے معلوم ہوتا ہے کہ: حمیدی ائمہ صحاح ستہ میں سے صرف بخاری کے شیخ ہیں، کیونکہ مزی کا منہج ہے، جب ترجمہ میں (روی عنہ) سے مترجم لہ کے تلامذہ کا تذکرہ شروع کرتے ہیں، تو ائمہ ستہ کو سب پر مقدم کرتے ہیں، اگر ان میں سے مترجم لہ کسی کا براہ راست شیخ ہوتا ہے تو ان ائمہ کا نام پہلے لکھ کر پھر بقیہ تلامذہ کو بترتیب حروف تہجی ذکر کرتے ہیں۔ حمیدی کے ترجمہ میں "روی عنہ" کے بعد ائمۂ کتب ستہ میں سے صرف امام بخاری کا نام ہے۔ دیکھئے تہذیب الکمال ۱۴/۵۱۳ -

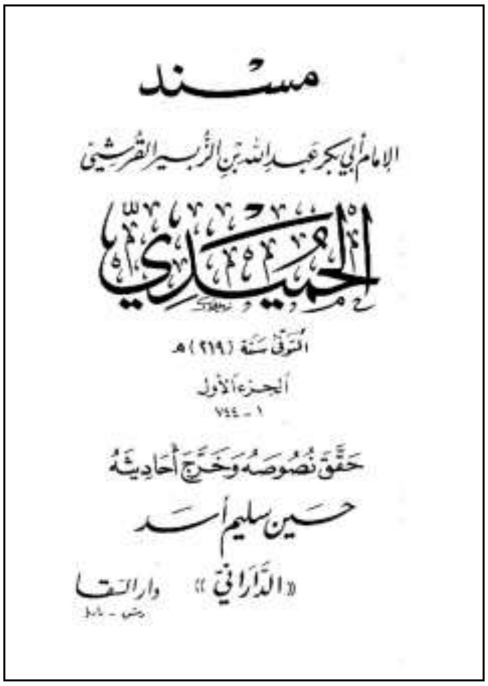
۲- دوسرا تفرد تفرد فی النسبت ہے کہ: کتب ستہ میں حمیدی کی نسبت سے معروف کوئی اور راوی، امام حمیدی عبد اللہ بن الزبیر کے علاوہ نہیں ہے، اس نسبت سے صرف وہی مذکور ہیں۔ یعنی کتب ستہ کے دائرہ میں (حمیدی) سے مراد صرف ایک ہی شخصیت ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا تفرد، تفرد فی النسبت ہوا۔

◆ ایک مقالہ نظر سے گذرا: **القول الصریح ببیان مرویات البخاری عن شیخہ الحمیدی فی الجامع الصحیح**۔ اس مقالے کا خلاصہ یہ ہے کہ: امام بخاری نے "الجامع الصحیح" میں حمیدی سے اکہتر (۷۱) روایات ذکر کی ہیں، ان میں سے (۵۱) روایات حمیدی کی کتاب (**مسند الحمیدی**) میں موجود ہیں، اور بیس ۲۰ نہیں ہیں، کیونکہ امام بخاری نے حمیدی سے براہ راست بہت ساری روایات سنی ہیں، اس لئے بخاری اس بات کے پابند نہیں ہیں کہ وہ "مسند الحمیدی" سے ہی نقل کر کے روایت ذکر کریں، بلکہ وہ تو اپنی مسموعات سے منتخب کرتے ہیں۔

◆ حمیدی سے براہ راست روایت کرنے والوں میں امام دارمی (ت ۲۵۵) عبد اللہ بن عبد الرحمن صاحب "مسند الدارمی" بھی ہیں، مگر تعجب ہے کہ مزی نے ان کا نام حمیدی کے شاگردوں میں ذکر نہیں کیا۔

◆ مسند احمد میں کہیں حمیدی کی روایت نظر آئے تو جان لینا کہ وہ **"زیادات عبد اللّٰہ بن احمد علی المسند"** کی روایت ہے، امام احمد تو حمیدی سے روایت نہیں کرتے، کیونکہ وہ حمیدی کے ہم پلہ ہیں، اور سفیان بن عیینہ کے شاگرد ہیں۔ لہذا مسند احمد میں جہاں حمیدی کی روایت ہو گی وہ عبد اللہ بن احمد کی سند سے ہو گی، اور زیادات کا مطلب ہے کہ وہ روایت عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے شیخ سے سنی ہے۔







علوم حدیث کا اجراء[۵]

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

بخاری شریف کی اسانید میں سب سے پہلا نام امام حمیدی عبد اللہ بن الزبیر کا ہے۔

ویسے تو آپ جامع الکتب التسعہ ایپ میں ان کے نام پر کلک کریں گے تو ان کا ترجمہ اسکرین پر آئے گا، اور نیچے ان کے ترجمہ کے چند مراجع ومصادر کے نام بھی دیئے ہیں۔ مگر یہ سب بہت مختصر ہے، اس پر بلا ضرورت اکتفا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ ہر راوی کا ترجمہ تفصیل سے دیکھنا چاہیے۔

تاہم اس ایپ میں دی گئی معلومات کا پڑھنا بھی فایدہ سے خالی نہیں ہے، کوشش کریں کہ ہر راوی کے بارے میں تین باتیں یاد ہو جائیں:

۱- راوی کا اسم ثلاثی یعنی مثلا: عبد اللہ بن الزبیر بن عیسی /سفیان بن عیینہ بن میمون /یحیی بن سعید بن قیس

۲- کنیت: ابو بکر الحمیدی، ابو محمد سفیان، ابو سعید یحیی

۳- تاریخ وفات: حمیدی ۲۱۹ھ، ابن عیینہ ۱۹۸ھ، یحیی بن سعید ۱۴۳ھ

- تراجم رجال حدیث کی تین کتابیں:

کتب ستہ میں وارد رجال حدیث کے تراجم پر تین کتابیں اہم ہیں، جن سے مناسبت پیدا کرنا اور ہر راوی کا ترجمہ ان میں جا کر دیکھنا ضروری ہے، تاکہ اسماء الرجال میں بصیرت حاصل ہو۔

👆 وہ تین کتابیں یہ ہیں :

۱- تہذیب الکمال فی أسماء الرجال، مُصنفہٗ امام مِزّیؒ (۷۴۲ھ)

۲- تہذیب تہذیب الکمال (تہذیب التہذیب) مُصنفہٗ حافظ ابن حجر (۸۵۲ھ)

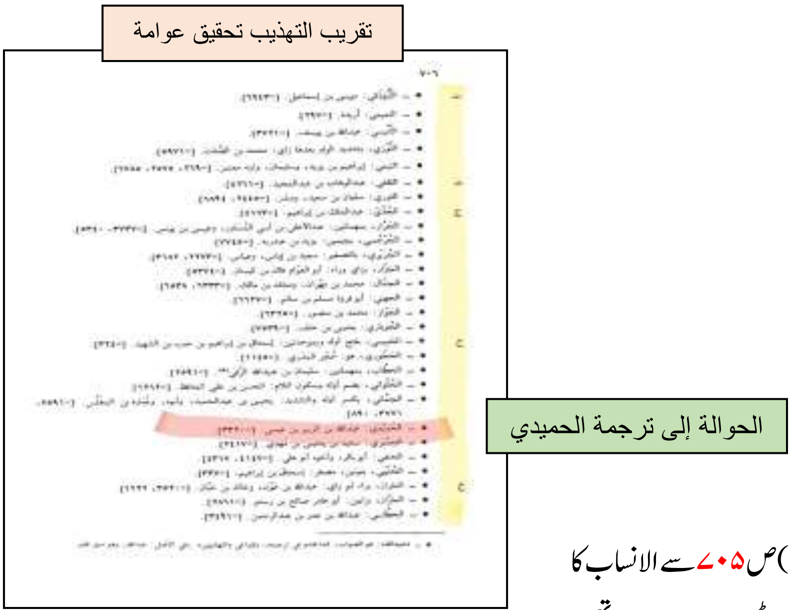
۳- تقریب تہذیب الکمال (تقریب التہذیب) مُصنفہٗ ایضا حافظ ابن حجر (۸۵۲ھ)

▲ نوٹ: مصنفہٗ بکسر نون و ضم فاء و بضمیر الغائب ہے۔ یعنی اس کے مصنف ... نیز بفتح نون وفاء بھی ہو سکتا ہے یعنی: کتاب مذکور فلانے کی تصنیف کردہ ہے۔ واللہ اعلم

سب سے پہلے "تقریب التہذیب" میں حمیدی کا ترجمہ دیکھتے ہیں۔ شیخ عوامہ کی تحقیق والا نسخہ بہتر ہے، اور دستیاب بھی ہے۔

مان لو کہ ہمیں حمیدی کا نام معلوم نہیں، صرف ان کی نسبت (الحمیدی) معلوم ہے۔

✓ تب بھی کوئی مسئلہ نہیں، کیونکہ (تقریب التہذیب) میں اسماء رجال کے تراجم بترتیب حروف تہجی پورے ہونے کے بعد: چار طرح کے حوالے ملیں گے:



- الکنیٰ: أبو فلان ص ٦١٧
- الأبناء: ابن فلان ص ٦٨٦
- الأنساب: بیاء النسبہ ص ٧٠٥
- الألقاب ٧١٦

(الحمیدی) کیونکہ نسبت ہے اس لئے (تقریب) ص ٧٠٥ سے الانساب کا باب دیکھنا شروع کریں، دائیں جانب حاشیہ پر چھوٹی سائز میں حروف تہجی دیئے ہیں تاکہ تلاش کرنا آسان ہو جائے۔ ص ٧٠٦ پر اخیر میں حوالہ مل گیا، نام اور رقم ترجمہ بھی ہے: **الحميدي : عبد الله بن الزبير بن عيسى [= ٣٣٢٠]**

لہٰذا ڈائریکٹ رقم ترجمہ سے موضع محال علیہ پر چلیں جائیں، ترجمہ کی عبارت یہ ہے:

٣٣٢٠ -عبد الله بن الزبير بن عيسى القرشي ، الأسدي ، الحميدي ، المكي ، أبو بكر . ثقة حافظ فقيه ، أجل أصحاب ابن عيينة ، من العاشرة . مات بمكة سنة تسع عشرة ، وقيل : بعدها . قال الحاكم : كان البخاري إذا وجد الحديث عند الحميدي لا يعدوه إلى غيره. خ م د ت س فق

اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ نام کے ذریعے ترجمہ تک پہنچیں، تو ایک بات عبد اللہ اور محمد نام کے راویوں کے بارے میں جان لیں، کہ حافظ ابن حجر "تقریب" میں حرف عین میں سب سے پہلے (عبد اللہ) نامی راویوں کے تراجم ذکر کرتے ہیں، پھر بقیہ (مُعَبَّدین)۔ اسی طرح حرف میم میں سب سے پہلے (محمَّدین) کے تراجم ہوں گے پھر میم سے شروع ہونے والے بقیہ نام۔ اگر آپ یہ سوچیں کہ (عبد اللہ) کا ترجمہ کاف کے بعد یعنی عبد الکریم کے بعد لام میں ہو گا، تو نہیں ملے گا۔

💥علوم حدیث کا اجراء[٦]💥

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

اوپر کتاب "تقریب التہذیب" سے امام بخاری کے شیخ امام حمیدی کا ترجمہ نقل کیا تھا، اور اس کا تجزیہ کرنا باقی تھا، لہذا دوبارہ ترجمہ یہاں نقل کیا جاتا ہے:

٣٣٢٠ -عبد الله بن الزبير بن عيسى القرشي ، الأسدي ، الحميدي ، المكي ، أبو بكر . ثقة حافظ فقيه ، أجل أصحاب ابن عيينة ، من العاشرة . مات بمكة سنة تسع عشرة ، وقيل : بعدها . قال الحاكم : كان البخاري إذا وجد الحديث عند الحميدي لا يعدوه إلى غيره. خ م د ت س فق

🔷ترجمہ کے اجزاء یہ ہیں :

نام ونسب:عبد الله بن الزبير بن عيسى

انساب:القرشي ، الأسدي ، الحميدي ، المكي۔

کنیت:أبو بكر .

حدیثی مرتبہ:ثقة حافظ فقيه ، أجل أصحاب ابن عيينة۔

طبقہ:من العاشرة .

وفات:مات بمكة سنة تسع عشرة ، وقيل : بعدها .

ترجیح:قال الحاكم : كان البخاري إذا وجد الحديث عند الحميدي لا يعدوه إلى غيره .

کتابوں کے رموز:خ م د ت س فق

👈 ملاحظات:

▪ انساب میں شروع کی تین نسبتیں(القرشي ، الأسدي ، الحميدي)قبیلہ خاندان اور گھرانے کی طرف نسبت کرنے کی ہیں ہیں، اس میں عموم سے خصوص کی طرف جایا جاتا ہے، قریش بہت بڑا قبیلہ ہے، پھر اس کی ایک شاخ بنو اسد ہے، پھر بنو اسد میں ایک گھرانہ بنو حمید کا ہے۔ اور چوتھی نسبت(المکی)بلد کی طرف منسوب ہونے کی ہے۔

▪ حدیثی مرتبہ میں یہ جملہ: (اجل اصحاب ابن عیینہ) بہت قیمتی ہے، اور اس کا تعلق مشہور مشائخ حدیث کے شاگردوں کے مابین موازنہ کرنے سے تعلق رکھتا ہے، جس کا تعلق علم علل الحدیث سے ہے، اس موازنہ کو دو مواقع میں زیادہ تر استعمال کیا جاتا ہے:

۱ - ترجیح: یعنی روایات میں تعارض واقع ہونے کے وقت روایات کے مابین راویوں کے اعتبار سے ترجیح دینے کے لئے۔

۲ - انتقاء: حدیث کی کتاب تصنیف کرتے وقت احادیث کے ذخیرہ میں سے اپنی شرائط پر پوری اترنے والی روایات میں سے انتقاء وانتخاب۔

▪ ترجمہ کے اخیر میں حاکم کا جو قول ذکر کیا ہے، اس کا تعلق امام بخاری کے انتقاء سے ہے، کہ وہ ابن عیینہ کے شاگردوں میں سے حمیدی کی روایات کا انتخاب کرتے تھے۔ اور حدیث کو ان کی سند سے پیش کرنا پسند کرتے تھے۔

▲ رہ گئی بات طبقات الرواۃ کی، تو وہ تو "تقريب التهذيب" کی خاص اصطلاح ہے، مترجم لہ کے مشائخ اور تلامذہ ذکر کرنے کے عوض میں اس کا طبقہ نمبر لکھدیتے ہیں، تاکہ اس کے زمانے کا اندازہ ہو جائے۔

▪ طبقات ذکر کرنے کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ حافظ ابن حجر مترجم لہ کی تاریخ وفات میں اختصار سے کام لیتے ہیں، یہاں بھی ملاحظہ فرمائیں کہ: لکھا ہے: (**توفی سنة تسع عشره**) یعنی ۲۱۹ھ، مگر (**مئتين**) مذکور نہیں اختصارا، کیونکہ وہ مفہوم ہے، حافظ نے تقریب کے مقدمہ میں اس اختصار کے متعلق لکھا ہے: "وإن كان من التاسعة إلى آخر الطبقات: فهم بعد المئتين" یعنی جس راوی کا طبقہ ۹ تا ۱۲ میں سے ہوگا، تو اس کی وفات دوسری صدی ہجری کے بعد سمجھی جائے گی۔

▪ یہاں پر حمیدی کا طبقہ: **من العاشره** ہے، تو اس کا مطلب واضح ہے کہ ان کی وفات بعد المئتین ہوئی، اگرچہ تسع عشرہ کے بعد لفظ "**مئتين**" مذکور نہیں۔

طبقات کی تفصیل "تقریب" کے مقدمہ میں جاکر اچھی طرح دیکھ لینی چاہیے۔

وأما الطبقات:

فالأولى: الصحابةُ، على اختلاف مراتبهم، وتمييزُ مَنْ ليس له منهم إلا مجرد الرُّؤية من غيره.

الثانية: طبقةُ كبار التابعين، كابن المسيب، فإن كان مُخَضرمًا صرَّحتُ بذلك.

الثالثة: الطبقةُ الوسطى من التابعين، كالحسن وابن سيرين.

الرابعة: طبقةٌ تليها، جُلُّ روايتهم عن كبار التابعين، كالزُّهْري وقتادة.

الخامسة: الطبقةُ الصغرى منهم، الذين رأوُا الواحد والاثنين، ولم يَثْبُتْ لبعضهم السماعُ من الصّحابة، كالأعمش.

السادسة: طبقةٌ عاصروا الخامسة، لكن لم يَثبُت لهم لقاءُ أحدٍ من الصحابة، كابن جريج.

السابعة: كبارُ أتباع التابعين، كمالك والثوري.

الثامنة: الطبقةُ الوسطى منهم، كابن عُيَيْنة وابن عُلَيّة.

التاسعة: الطبقةُ الصغرى من أتباع التابعين: كيزيد بن هارون، والشافعي (١)، وأبي داود الطيالسي، وعبد الرزاق.

العاشرة: كبارُ الآخِذين عن تَبع الأتباع، ممن لم يَلْقَ التابعين، كأحمد بن حنبل.

الحادية عَشرَة: الطبقةُ الوُسطى من ذلك، كالذُّهْلي والبخاري.

الطبقة الثانية عشرةَ: صغارُ الآخذين عن تبع الأتباع، كالترمذي، وألحقت بها باقي شيوخ الأئمة الستة، الذين تأخرتْ وفاتهم قليلًا، كبعض شيوخ النسائي.

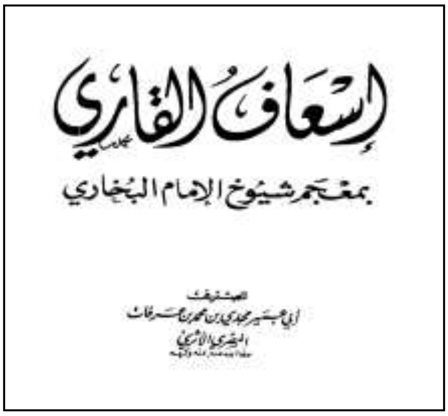
علوم حدیث کا اجراء[۷]

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

▪ مشائخ بخاری کے طبقات:

مشائخ یا شیوخ بخاری پر متعدد قدیم وجدید کتابیں ہیں، کوئی کتاب بھی فائدہ سے خالی نہیں ہوتی ہے۔

معاصرین کی کتابوں میں ایک کتاب (اسعاف القاری بمعجم شیوخ البخاری) مجدی عرفات مصری کی مرتب کردہ ہے۔



اس میں حروف تہجی کی ترتیب پر ۳۲۲ شیوخ کے مختصر تراجم ہیں، مصدر تراجم غالبا "تقریب التہذیب" ہے کیونکہ ہر ترجمہ میں طبقہ نمبر دیا ہے، جو "تقریب" کی خصوصیت ہے۔

👆 طبقات نمبر دینے سے یہ فائدہ ہوا کہ مشائخ بخاری کے طبقات جاننا آسان ہوگیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

▪ بخاری شریف میں امام بخاری نے جن مشائخ کی سند سے احادیث پیش کی ہیں، ان مشائخ کے طبقات "تقریب التہذیب" کی اصطلاح کے مطابق (۹) سے (۱۲) کے درمیان ہیں۔

▪ زیادہ تر مشائخ طبقہ عاشرہ وحادیہ عشرہ کے ہیں، اور تقریباً ۴۷ شیوخ کا طبقہ نمبر تاسعہ ہے، جبکہ ثانیہ عشرہ والے صرف تین ہیں۔ بارہویں طبقے کے مشائخ کے نمبرات یہ ہیں: ۸۲، ۱۳۱، ۲۶۵؁ لمن یرید المراجعہ۔

۴۷+۳= ۵۰ کو (۳۲۲) سے منہا کریں تو رہ جاتے ہیں: (۲۷۲) مشائخ جو عاشرہ (۱۰) وحادیہ عشرہ (۱۱) میں شمار کئے جاتے ہیں۔

▪ ثلاثیات بخاری: بخاری شریف میں ثلاثیات یعنی احادیث عالیۃ السند کی روایت کرنے والے پانچ مشائخ کا طبقہ بھی تاسعہ ہے: وہ ہیں:

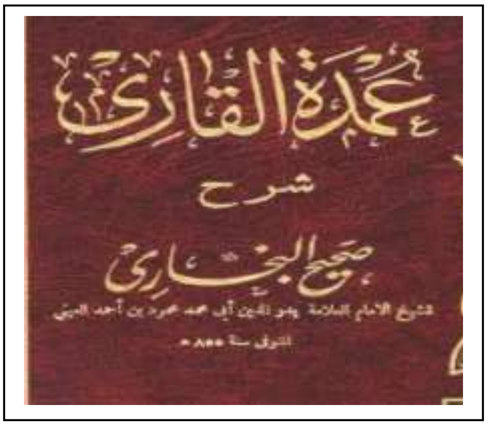
١ - مكي بن إبراهيم ٢ - أبو عاصم الضحاك بن مخلد ٣ - محمد بن عبد الله الأنصاري ٤ - عصام بن خالد ٥ - خلاد بن يحيى۔

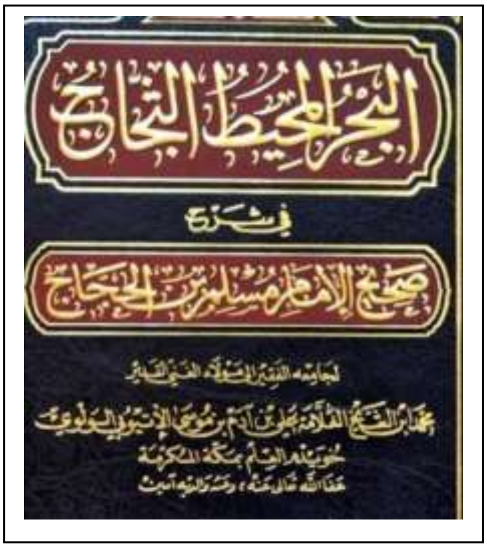
🔺 ایک جگہ پڑھا ہے کہ بخاری شریف کی اکثر اسانید خماسی ہوتی ہیں، یعنی امام بخاری اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان وسائط پانچ (۵) ہوتے ہیں، اور سب سے اعلی ثلاثیات ہیں، اور انزل تساعیات ہیں، یعنی نو واسطوں کی سند۔

▪ اسانید میں عدد وسائط جاننے کے لئے امام بدر الدین عینی کی "عمدۃ القاری شرح بخاری" دیکھنی چاہیے، کیونکہ امام عینی (بیان رجالہ) کے عنوان سے سند کے راویوں کی تعداد لکھتے ہیں۔

▪ معاصر شارحین میں شیخ محمد بن علی بن آدم اثیوبی نے اپنی شروحات میں وسائط یا عدد رجال السند ذکر کرنے کا اہتمام کیا ہے، جس سے علو ونزول کا پتہ چلتا ہے۔ مگر بخاری پر ان کی شرح مکمل نہیں ہے۔

🔷 مشائخ بخاری کی ایک اور مختصر فہرست دیکھنے سے معلوم ہوا کہ: بخاری کے تمام مشائخ کی وفات دوسری صدی ہجری کے بعد ہوئی، تقریبا سب سے قدیم وفات پانے والے سن ۲۱۰ھ کے ہیں، اور بعض مشائخ کا انتقال تو بخاری کے بعد ہوا جیسے: حسین بن محمد القبانی (۲۸۹ھ) محمد بن ابراهیم البوشنجی (۲۹۰ھ) محمد بن مسکین (۲۷۹ھ).







ثلاثيات البخاري

علوم حدیث کا اجراء [۸]

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

رمز (ع) عين الماء الذى يبتلع

بخاری شریف کی پہلی سند کے رجال یہ ہیں: الحمیدی، ابن عیینہ، یحیی بن سعید الانصاری، محمد بن ابراھیم التیمی، علقمہ، عمر بن الخطاب = ٦ رجال ہیں سند میں، تو یہ سند سداسی ہے۔

ان چھے کے تراجم "تقریب التھذیب" میں اگر دیکھیں گے تو اخیر میں رموز کتب کی جگہ پر (ع) لکھا ہوا ملے گا، سوائے حمیدی کے، ان کے رموز یہ ہیں: خ م د ت س فق

▪ سوال یہ ہے کہ: یہاں پر حمیدی پر (ع) کے بجائے اتنے سارے رموز کیوں آئے؟

الجواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ امام ابن ماجہ نے اپنی "سنن" میں حمیدی کی کوئی روایت نہیں ذکر کی، ہاں ابن ماجہ کی ایک اور کتاب ہے جس کا نام (کتاب التفسیر) ہے جو مستقل ایک کتاب ہے، اس میں حمیدی سے روایت کی ہے، اسی لیے (کتاب التفسیر) کے لئے رمز (فق) آیا، ف تفسیر سے، اور ق قزوینی سے، دونوں مل کر ہو گئے ہو گئے = فق

اگر ابن ماجہ "سنن ابن ماجہ" میں حمیدی کی کوئی روایت لاتے تو یہ سارے رموز کو (ع) نگل جاتی، اور (فق) جو کہ فرعی رمز ہے، اس کی ضرورت نہیں رہتی۔

▲ یہ رموز کتب ستہ کا فلسفہ ہے، کہ اگر کتب ستہ میں سے ہر کتاب میں کسی راوی کی روایت موجود ہو تو صرف ع لکھتے ہیں، یعنی روى له الجماعة۔ تو ع اختصار ہے چھے کتابوں کے رموز کا (خ م د ت س ق) پہلے دو صحیحین کے ہیں، اور باقی چار سنن اربعہ کے ہیں، ھکذا:

خ = صحیح بخاری	م = صحیح مسلم	د = سنن ابوداود	ت = سنن ترمذی	س = سنن نسائی	ق = سنن قزوینی ابن ماجہ

یہ چھے رموز، رموز اصلیہ کہلاتے ہیں، اور ان کے ساتھ دو اور بھی رموز اصلیہ ہیں، جو ان چھے کے اختصار کے لئے لکھے جاتے ہیں:

ع = الجماعۃ کے لئے یعنی چھے کتابیں سب کی سب۔ ٤ = چار کا عدد سنن اربعہ کے اختصار کے لئے۔

مثلا :

خ ٤ کا مطلب ہے کہ اس راوی کی روایت بخاری اور سنن اربعہ میں ہے

م ٤ یعنی مسلم اور سنن اربعہ

خ م ٤ اس طرح نہیں لکھا جاتا ہے، بلکہ اس کی جگہ ع لکھتے ہیں اختصارا

٤ فقط، یعنی سنن اربعہ میں راوی کی روایت ہے

تنبیہ: "*تقریب التہذیب*" وغیرہ کے بعض نسخوں میں یہ دونوں اختصار کے رموز (ع ٤) میں کافی تحریف واقع ہوتی ہے، عین کی جگہ ٤ ہو جاتا ہے، یا بالعکس۔



ہندی رسم الخط میں چار کا عدد

اسی طرح بعض کتابوں میں ٤ کی جگہ "عو" یا "عم" لکھا ہوا ہوتا ہے، یہ سب قلمی کتابوں کے ناسخین کی کارستانیاں ہیں، یا ناشرین جہلاء کی۔ عو یا عم کا کوئی وجود نہیں، اصل میں یہ عدد بعض مرتبہ پرانی اسماء الرجال کی کتابوں میں *ہندی رسم الخط* میں لکھا ہوا ہوتا ہے، جس کی شکل عو یا عم کے مشابہ ہوتی ہے۔

- ائمہ ستہ کی دیگر تصنیفات کے لئے بھی فرعی رموز ہوتے ہیں جیسے: **خد بخ عخ ل مد فق** وغیرہ۔

خد = الناسخ والمنسوخ لأبي داود   بخ = الأدب المفرد للبخاري   عخ = رفع اليدين للبخاري   ل = المراسيل لأبي داود

- اگر کسی راوی کی روایت: کتب ستہ میں ہو، اور ساتھ ہی ائمہ ستہ کی دیگر کتابوں میں بھی ہو، تو ع لکھنے کے بعد کوئی اور فرعی رمز نہیں لکھتے، یعنی رمز اصلی کے ساتھ فرعی رمز جمع نہیں کرتے۔

✔ رموز کتب میں تحریف واقع ہونے کے اندیشہ کی وجہ سے، امام مزی نے "*تہذیب الکمال*" میں اہتمام کیا کہ راوی کے نام پر شروع میں جو رموز لکھے ہوئے ہوں، ان رموز کی تصریح (یعنی کتابوں کے صریح نام) راوی کے ترجمہ کے اخیر میں لکھدیتے ہیں، تاکہ اس کے ذریعہ تصحیح ہو جائے۔ مگر امام مزی کا یہ طریقہ مختصر کتابوں کے مصنفین نے نہیں اپنایا، اس لئے ان کی کتابوں میں رموز رواۃ میں تحریفات کے امکانات باقی رہے۔ چنانچہ ہندوستان سے اسماء الرجال کی جو کتابیں قدیما چھپی ہیں، خصوصا حیدر آباد سے، ان میں تحریفات بلا حصر وعدد ہیں، فلا یعتمد علیہا۔

علوم حدیث کا اجراء[۹]

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

◆ مُہمَلین کی پہچان

پہلی حدیث میں امام بخاری نے فرمایا: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ...

سفیان یہاں پر کون ہیں ؟معلوم نہیں، کیونکہ مزید کوئی اور تعارفی لفظ نہیں، جس سے مابہ الامتیاز حاصل ہو، لہذا یہ سفیان مہمل ہے۔

▪ اہمال کا مطلب:

جب ایک ہی نام کے متعدد راوی ایک طبقہ میں پائے جاتے ہوں، اور ان کے مشایخ میں بھی اشتراک ہو، اس صورتِ حال کے ساتھ سند میں راوی کا نام اس طور پر لینا کہ اس سے دوسرے راوی کے مابین امتیاز کرنا مشکل ہو، اس طرح سے راوی کا نام لینے کو علم حدیث کی اصطلاح میں (اہمال) اور راوی کو (مُہمَل) کہتے ہیں۔

❁السفیانان❁

رجال حدیث میں (سفیانین) دو سفیان مشہور ہیں: ۱-سفیان ثوری، اور ۲-سفیان بن عیینہ، دونوں ہم عصر ہیں قدرے تفاوت کے ساتھ:

▪ ثوری (۹۷-۱۶۱ھ) وفی "سیر اعلام النبلاء" المطبوع (مات سنۃ ست وعشرین ومئہ) وہو خطا فاحش

▪ ابن عیینہ (۱۰۷-۱۹۸ھ) وفات کے اعتبار سے دونوں کے مابین (۲۷) سال کا فرق ہے۔

اشتراک فی الشیوخ

ثوری طبقہ اور مرتبہ کے اعتبار سے اعلی ہیں، بلکہ وہ ابن عیینہ کے مشایخ میں بھی ہیں، مگر دونوں نے بعض مشایخ سے مشترکہ طور پر حدیث کی روایت کی ہے، مثلا: مالک بن انس، محمد بن المنکدر، برید بن ابی بردۃ، حمید الطویل، داود بن یزید الاودی ،صالح مولی التوامۃ، فطر بن خلیفہ، ھشام بن حسان القردوسی۔

👆 ان سب حضرات سے سفیانین (ثوری / ابن عیینہ) دونوں نے روایت کی ہے، اور یہ سب دونوں کے مشترکہ شیوخ ہیں۔

لہذا، مشایخ میں اشتراک کی وجہ سے، سند میں صرف (عن سفیان) مثلا کہدینا کافی نہیں ہو گا، کیونکہ پتہ نہیں چلے گا کہ دونوں میں سے کون مراد ہے: ثوری یا ابن عیینہ ؟!

اشتراک تلامذہ

دوسری جانب سے اگر دیکھا جائے تو ان دونوں کے شاگردوں میں بھی بعضے مشترک ہیں، یعنی بعض شاگردوں نے (سفیانین) دونوں سے حدیث کی روایت کی ہے، جیسے ابن مہدی، ابو نعیم الفضل بن دکین، عبد الرزاق بن ھمام، محمد بن یوسف الفریابی...

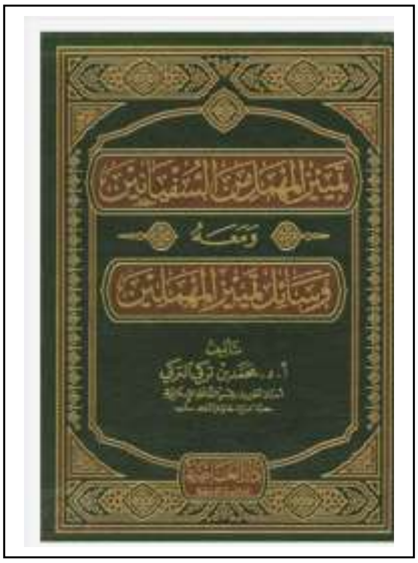
تمییزالسفیانین

اسانید حدیث میں (سفیان) بصورت اہمال بکثرت وارد ہوتا ہے، بعض شماروں کے مطابق بخاری شریف میں (سفیان) مہملا تقریبا (۹۰۰) مرتبہ آیا ہے، اسی لئے علمائے حدیث کے یہاں (تمییزالسفیانین) ایک مستقل بحث ہے، جس پر رسائل بھی لکھے گئے ہیں۔

✔ مگر اس سلسلہ میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، شراح حدیث نے (سفیانین) کی وضاحت کا اہتمام کیا ہے، کوئی مختصر شرح دیکھنے سے یہ مسئلہ حل ہوتا چلا جائے گا۔ مثلا قسطلانی کی شرح "**ارشاد الساری**" سامنے رکھیں۔

بخاری شریف میں (سفیان) مہملا سب سے پہلی بار پہلی حدیث "انما الاعمال" میں وارد ہوا ہے، جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا، یہاں پر سفیان سے ابن عیینہ مراد ہیں، اور دوسری مرتبہ بخاری میں کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق، حدیث نمبر (۳۴) میں: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ... وارد ہوا ہے، یہاں پر سفیان سے امام سفیان ثوری مراد ہیں۔

◆ مگر کیا شروحات کی طرف رجوع کئے بغیر (سفیانین) میں فرق کرنا، اور دونوں میں سے ایک کو متعین کرنا ممکن ہے ؟



جی ہاں: بعض ضابطوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بعض اسانید میں تعیین کرنا ممکن ہے...

اس کی تفصیل آئندہ آنے والی قسط (نمبر ۱۰) میں ان شاء اللہ

علوم حدیث کا اجراء[۱۰]

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

سفیانین پہچاننے کے ضابطوں کی بات پر گزشتہ قسط پوری ہوئی تھی۔

اس سلسلہ میں ایک اصولی بات تو یہ جان لیں کہ: ائمہ ستہ اصحاب کتب ستہ میں سے کوئی بھی سفیانین سے براہ راست روایت نہیں کرتا، کیونکہ ان حضرات نے ان دونوں کا زمانہ نہیں پایا، اس لئے ائمہ ستہ اور سفیانین کے درمیان ایک یا ایک سے زائد واسطہ ضرور ہوگا، اگر ایک واسطہ ہے تو وہ ان کا شیخ ہوگا، دو واسطے اگر ہوں تو شیخ اور شیخ الشیخ ہوں گے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ ائمہ ستہ کا زمانہ اور طبقہ سفیانین کے بعد کا ہے، اور سفیانین میں سے ابن عیینہ کی وفات متاخر ہے (۱۹۸ھ) سفیان ثوری (۱۶۱ھ) کے مقابلے میں۔ تو اس سے ایک ضابطہ تو یہ معلوم ہوا کہ ائمہ ستہ کو ثوری تک پہنچنے کے لئے کم از کم دو واسطے چاہئیں، اس لئے شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن السعد نے ایک ضابطہ بیان کیا:

> الإمام مسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه لايروون عن سفيان الثوري إلا بواسطة رجلين، بخلاف البخاري وأبي داود فإنهما أحيانا يرويان عنه بواسطة رجلين وأحياناً بواسطة رجل واحد. أما سفيان بن عيينة فأصحاب الكتب الستة كلهم لا يروون عنه إلا بواسطة رجل واحد؛ لأن أصحابه تأخروا، وأصحاب الكتب الستة أدركوا غالب أصحاب ابن عيينة.

پہلا ضابطہ [عدد وسائط] کتب ستہ کی اسانید میں ایک واسطے کے بعد (سفیان) اگر مہمل آئے تو وہ ابن عیینہ ہی ہوں گے۔ مگر بخاری اور ابو داود میں ثوری بھی ہو سکتے ہیں۔

دوسرا ضابطہ [الشیوخ السبعہ] بخاری کے شیخ اگر ان سات حضرات میں سے کوئی ایک ہوں، تو ان کے بعد سند میں "سفیان" بصورت اہمال سے ابن عیینہ ہی مراد ہوں گے، وہ سات مشائخ یہ ہیں:

وابنَ عُيينةَ اعْرِفَنْ بخَمْسَهْ	**	أوَّلُهم مُسَدَّدٌ لا تَنْسَهْ
وابنُ المَدِيني بعدَه الحُمَيدِي	**	قُتَيبةٌ مُحمّدُ البِيْكَنْدِي

یعنی: مسدد بن مسرھد، علی بن المدینی، حمیدی، قتیبہ بن سعید، محمد البیکندی، نیز: عبد اللہ بن محمد الجعفی المسندی اور ابن ابی شیبہ ان دونوں کا اضافہ بعض حضرات نے کیا ہے، تو کل مشائخ (۷) ہوئے، اسی لئے میں نے (الشیوخ السبعہ) کا عنوان دیا۔

👆 امام بخاری کے یہ سات شیوخ ہمیشہ ابن عیینہ ہی سے روایت کرتے ہیں، سو اسناد میں وہ (سفیان) کو اگر بصورت اہمال بیان کریں، تو مراد ابن عیینہ ہی ہوں گے۔

▪ محمد البیکندی دو ہیں: محمد بن سلام البیکندی، اور محمد بن یوسف البیکندی، اور امام بخاری ان دونوں کو بھی مہمل بعض مرتبہ ذکر کرتے ہیں، یعنی: (حدثنا محمد) یا (حدثنا محمد بن یوسف) تو محمد سے اگر بیکندی مراد ہوں تو ان کے شیخ ابن عیینہ ہی ہوں گے۔

ہاں (محمد بن یوسف) سے اگر شراح حدیث (محمد بن یوسف فریابی) مراد لیں تو ان کی سند میں واقع (سفیان) میں دونوں کا احتمال ہے: ابن عیینہ اور ثوری، لیکن راجح ثوری ہی ہیں۔

چند مثالیں بخاری کی ملاحظہ فرمائیں:

٧٢ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قال القسطلاني ١٧١/١: على هو ابن المديني ، وسفيان هو ابن عيينة]

٧٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قال القسطلاني ١٧٢/١: هو ابن عيينة]

١١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قال القسطلاني ٢٠٦/١: هو ابن عيينة]

١٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قال القسطلاني ٢١٣/١: عبد الله بن محمد هو المسندى ، وسفيان هو ابن عيينة]

٣٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قال القسطلاني ٣٥٨/١ : عبد الله هو المسندي ، وسفيان هو ابن عيينة]

٤٥١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قال القسطلاني ٤٤٤/١: هو ابن عيينة]

٧٦١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قال القسطلاني ٨٩/٢ : محمد بن يوسف هو البيكندي ، وسفيان هو ابن عيينة]

٢٢٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قال القسطلاني ١٣٩/٤ : محمد بن يوسف هو البيكندي ، وسفيان هو ابن عيينة]

١٠٢٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قال القسطلاني ٢٤٩/٢: هو ابن عيينة]

١٠٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قال القسطلاني ٢٩٤/٢: هو ابن عيينة]

١٣٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قال القسطلاني ٤٦٢/٢: عبد الله هو ابن أبي شيبة ، وسفيان هو ابن عيينة]

١٦٦٤ ... - وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قال القسطلاني ١٩٩/٣: هو ابن عيينة]

١٧٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ [قال القسطلاني ٢٥٢/٣: هو ابن عيينة]

👆 مذکورہ بالا اسانید میں بخاری کے شیخ ان سات شیوخ میں سے ہیں، جن کا تذکرہ اوپر کیا گیا کہ وہ ابن عیینہ ہی سے روایت کرتے ہیں۔

ہاں (سفیان) مہملا، ان سات مشائخ کے علاوہ کسی اور شیخ کے نام کے بعد واقع ہو، تب بھی غالبا سفیان ثوری ہی ہوں گے، لیکن بعض مشائخ دونوں سے روایت کرتے ہیں، جیسے محمد بن کثیر اور محمد بن یوسف فریابی۔ لہذا شروحات، کتب اطراف یا کتب تخریج سے مدد لینی چاہیے۔

◆ دونوں سے روایت کرنے والے مشائخ:

بخاری کے وہ مشائخ جو دونوں سے روایت کرتے ہیں، ان کی تعداد پچاس مشائخ کے قریب ہے، ان کے نام (تمییز المهمل من السفيانين) نامی کتاب میں (ص ۲۰۸ فما بعدہ) میں ملاحظہ فرمائیں۔

تیسرا ضابطہ [طبقة الشیخ مع ابهامه اسم سفیان] یہ ضابطہ امام ذہبی نے "سیر اعلام النبلاء" میں ذکر کیا ہے، فرماتے ہیں:

> ويقع مثل هذا الاشتراك في السفيانين، فأصحاب سفيان الثوري كبار قدماء، وأصحاب ابن عيينة صِغار لم يدركوا الثوري، وذلك أبينُ، فمتى رأيت القديمَ قد روَى فقال: (حدثنا سفيان) وأبهَمَ، فهو الثوري، وهم كوكيع، وابن مهدي، والفريابي، وأبي نعيم. فإن روى واحدٌ منهم عن ابن عيينة بيّنه، فأما الذي لم يلحق الثوريَّ، وأدرك ابنَ عيينة، فلا يحتاج أن ينسُبه، لعدم الإلباس، فعليك بمعرفة طبقات الناس.

👆 اس ضابطہ کا شیخ محمد بن ترکی نے اپنی کتاب (تمییز المهمل من السفيانين) میں بخاری کے ان مشائخ کے ساتھ جو دونوں (ثوری/ابن عیینہ) سے روایت کرتے ہیں، بار بار اعادہ کیا ہے، اور بتایا کے وہ مشائخ اگر (سفیان) کا نام اطلاق اور ابہام کے ساتھ ذکر کریں تو (ثوری) مراد ہوں گے، کیونکہ وہ حضرات جب (ابن عیینہ) سے روایت نقل کرتے ہیں تو ان کی تعیین وتصریح کر دیتے ہیں۔

💥علوم حدیث کا اجراء[۱۱]💥

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

۞ حدیث اہل الحجاز ۞

حدیث کی سند کا مخرج اور مدار اگر اہل حجاز (مکہ / مدینہ) کے کسی راوی پر اعتماد کرتا ہو، تو ایسی روایت محدثین کے نزدیک صحت عامہ کے اعتبار سے اعلی درجہ کی روایت مانی جاتی ہے، کیونکہ احادیث کے یہی دو اصل مرکز ہیں (مکہ مدینہ) یہیں سے حدیث نکلتی ہے اور یہیں کے راویوں کے ذریعہ آگے بڑھتی ہے۔

لہذا محدثین کے یہاں حدیث کے جانچنے کا اور معتبر قرار دینے کا یہ ایک اہم پیمانہ ہے کہ: روایت کی سند اہل حجاز کی طرف لوٹتی ہے یا نہیں، اور اہل حجاز کی راوایات میں اس کی اصل ملتی ہے یا نہیں۔

قال الخطيب البغدادي في كتابه «الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع» ٢ /٢٨٦:

أَصَحُّ طُرُقِ السُّنَنِ مَا يَرْوِيهِ أَهْلُ الْحَرَمَيْنِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ ، فَإِنَّ التَّدْلِيسَ فِيهِمْ قَلِيلٌ وَالِاشْتِهَارَ بِالْكَذِبِ وَوَضْعِ الْحَدِيثِ عِنْدَهُمْ عَزِيزٌ.

وفي «الجامع» للخطيب البغدادي ٢ /٢٨٨:

قِيلَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ: أَيُّ الْحَدِيثِ أَصَحُّ؟ قَالَ: حَدِيثُ أَهْلِ الْحِجَازِ ، قِيلَ لَهُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: حَدِيثُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ...

وفي «تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي» ١ /٨٩

قَالَ الشَّافِعِيُّ: إِذَا لَمْ يُوجَدْ لِلْحَدِيثِ مِنَ الْحِجَازِ أَصْلٌ، ذَهَبَ نُخَاعُهُ، حَكَاهُ الْأَنْصَارِيُّ فِي كِتَابِ «ذَمِّ الْكَلَامِ» ، وَعَنْهُ أَيْضًا: كُلُّ حَدِيثٍ جَاءَ مِنَ الْعِرَاقِ وَلَيْسَ لَهُ أَصْلٌ فِي الْحِجَازِ فَلَا يُقْبَلُ، وَإِنْ كَانَ صَحِيحًا، مَا أُرِيدُ إِلَّا نَصِيحَتَكَ.

◆ بخاری شریف کی پہلی حدیث، حدیث (انما الاعمال) سند کے اعتبار سے پوری حجازی ہے:

الحمیدی مکی، سفیان بن عیینہ مکی، یحیی بن سعید مدنی، محمد بن ابراہیم مدنی، علقمہ مدنی، عمر بن الخطاب مکی مدنی۔

👆 یعنی امام بخاری نے اپنی کتاب "صحیح البخاری" کو بالکل مضبوط حدیث سے شروع کی۔

تیمی / تمیمی

راویوں کے انساب میں دو نسبتیں آتی ہیں: (تیمی اور تمیمی)

پہلی نسبت: (تیمی) ایک میم سے ہے، یہ بنو تیم نامی گھرانے کی طرف نسبت ہے، جو قبیلہ قریش کی ایک شاخ ہے۔

عشرہ مبشرہ میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما، یہ دو حضرات (تیمی) ہیں، تیم قریش سے۔

لیکن (تیمی) کی نسبت دیگر قبائل کی طرف بھی کی جاتی ہے، جیسے: تیمی من بنی مرہ، تیمی من ربیعہ، تیمی من تیم الرباب۔

دوسری نسبت: (تمیمی) دو میم سے ہے، یہ بنو تمیم کی طرف نسبت ہے، جو نجد کا قبیلہ ہے، اور پھر فیما بعد بنو تمیم کے لوگ ہجرت کر کے زیادہ تر بصرہ کوفہ نیسابور وغیرہ میں جا کر بسے اور قیام پذیر ہوئے۔

اگر راوی بصری یا کوفی ہو گا تو غالبا اس کے نام کے ساتھ جو نسبت آئے گی وہ (تمیمی) دو میم والی ہو گی۔

اسانید حدیث میں یہ دونوں نسبتیں راویوں کے ناموں کے ساتھ وارد ہوتی ہیں۔

بخاری شریف میں (تمیمی) دو میم والی نسبت اسانید میں صرف دو (۲) راویوں کے ساتھ نظر آئی:

جويرية بن قدامة التميمي [حديث ٣١٦٢]

القاسم بن عاصم التميمي [حديث ٦٦٤٩/ ٦٧٢١/ ٧٥٥٥]

ہاں متن حدیث میں دو تین جگہ اور نظر آئی، جیسے: الأقرع بن حابس التميمي ، عبد الله بن ذي الخويصرة التميمي، ابنة أبي إهاب التميمي۔

مطلب یہ ہے کہ اس کے علاوہ بخاری میں اگر نظر آئے تو وہ (تیمی) ایک میم والی ہو گی۔ جیسے پہلی حدیث (انما الاعمال) میں **محمد بن ابراہیم التیمی** کے نام کے ساتھ آئی۔ (التیمی) لکھ کر سرچ کیا بخاری میں تو تقریبا (۱۵۵) نتائج ظاہر ہوئے۔

یاد رکھیں کہ میں یہاں صرف بخاری کی اسانید میں مطلقا ورود کی بات کر رہا ہوں، راویوں کے تراجم میں یا ان کے اصل قبائل کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

تمییز السفیانین کی بحث کے بیچ میں یہ دو ہلکے پھلکے مضمون آ گئے، ذہن میں آئے تو نوٹ کر لئے، کچھ غلطی ہو تو بتانا

علوم حدیث کا اجراء [۱۲]

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے کہ بخیر ہوں گے

محمد البیکندی اگر مطلق بولا جائے تو کون مراد ہوں گے؟ محمد بن سلام یا ابن یوسف؟

ضابطہ نمبر ۳ مجھے سمجھ میں نہیں آیا تھوڑی وضاحت کر دیں، بہت مہربانی ہو گی۔

پرسنل پر دریافت کیا گیا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ:

سفیانین کے مابین امتیاز کرنے کا یہ ضابطہ شیخ محمد عبد اللہ صومالی نے بیان کیا ہے، ان کی عبارت یہ ہے: (محمد بن سلام البيكندى اذا روى عن سفيان ،فهو ابن عيينه)۔

اسی ضابطہ کو نظماً شیخ ریاض عدنی یمنی نے ان دو اشعار کے ضمن میں بیان کیا جو گذشتہ قسط (قسط نمبر ۱۰) میں پیش کئے گئے تھے:

وابنَ عُيينةَ اعْرِفَنْ بخَمْسَهْ	**	أوَّلُهم مُسَدَّدٌ لا تَنْسَهْ
وابنُ المَدِيني بعدَه الحُمَيدِي	**	قُتَيبةٌ مُحمّدُ البِيْكَندِي

اشعار کے اخیر میں انہوں نے (محمد البیکندی) کہا، اور ان کی مراد: محمد بن سلام ہیں، کیونکہ وہ شیخ صومالی کے ذکر کردہ ضوابط کو نظم میں ڈھال رہے ہیں۔

لیکن شیوخ بخاری میں محمد البیکندی ایک اور ہیں، جن کا پورا نام: محمد بن یوسف البیکندی ہے، جو سفیان بن عیینہ سے روایت کرتے ہیں، اور اسانید میں بعض مرتبہ ان کے نام کے بعد (سفیان) مبہم و مطلق مذکور ہوتا ہے، جس سے ثوری کا احتمال بھی رہتا ہے۔

مگر حافظ ابن حجر کی "فتح" (۲/۱۱۲) میں تصریح کے مطابق محمد بن یوسف بیکندی نے امام ثوری سے کوئی حدیث روایت نہیں کی ہے، لہذا جہاں ان کے نام کے بعد (سفیان) ہو گا تو اس سے (ابن عیینہ) ہی مراد ہوں گے۔

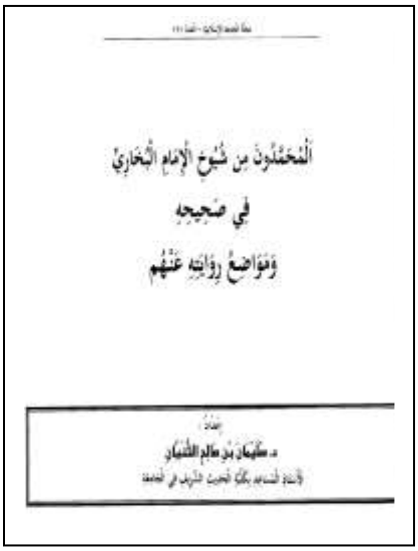
لہذا میں نے (محمد البیکندی) میں دونوں کا ذکر کیا، کہ وہ چاہے ابن سلام ہوں بقول شیخ صومالی، یا ابن یوسف ہوں بحسب تصریح ابن حجر، دونوں کے بعد اسناد میں اگر (سفیان) مبہم و مطلق وارد ہو، تو ابن عیینہ ہی مراد ہوں گے۔

👆 اس سلسلہ میں ایک بحث ہے بعنوان (المحمدون من شیوخ البخاری) دیکھی، اس میں مہملین پر ایک فصل کا عنوان ہے: (من قال فیہ البخاری: حدثنا محمد) اس فصل میں جن روایات میں (حدثنا محمد اخبرنا ابن عیینہ) آیا ہے، اور اس سے شراح بخاری نے (محمد بن سلام بیکندی) مراد لیا ہے، ان روایات کے نمبرات یہ دیئے ہیں: ۲۴۳ کتاب الوضوء، ۳۱۶۸ کتاب الجزیہ، ۴۲۵۷ کتاب المغازی، ۴۵۱۹ کتاب التفسیر۔

مذکورہ چار مواضع پر شراح نے محمد سے (ابن سلام بیکندی) مراد لئے ہیں، اور (ابن عیینہ) کی تو تصریح سند میں موجود ہے۔

نیز اسی بحث میں (محمد بن یوسف بیکندی عن ابن عیینہ) کی روایات کے نمبرات یہ دیئے ہیں: المغازی ۴۰۵۱، الحدود ۶۷۸۴، الحدود ۶۸۵۹۔

👈 اور (ارشاد الساری) میں مندرجہ ذیل نمبرات مزید ہیں، جن میں محمد بن یوسف سے (بیکندی) اور (سفیان) سے ابن عیینہ مراد لیا ہے: ۷۶۱، ۲۳۸۰، ۳۳۹۸، ۳۹۴۷، ۴۶۳۸، ۵۳۷۰۔





◆ خلاصہ یہ نکلا کہ: بخاری میں (محمد) سے چاہے ابن سلام بیکندی مراد ہوں، یا ابن یوسف بیکندی، دونوں (بیکندیان) کے نام کے بعد واقع (سفیان) سفیان بن عیینہ ہوں گے۔

تنبیہ: قسطلانی نے "ارشاد الساری" میں بعض مواقع پر (محمد بن یوسف) سے بیکندی، اور (سفیان) سے ثوری مراد لیا ہے، جو غلط ہے، ملاحظہ فرمائیں: ارشاد الساری ۴/ ۱۴۵، ۵/ ۲۰۳، ۷/ ۶۲۔

صحیح یہ ہے کہ یہاں پر ابن عیینہ ہونے چاہئیں، یا محمد بن یوسف فریابی ہوں تو پھر کوئی اشکال نہیں۔

◈ رہ گئی ضابطہ نمبر (۳) کی وضاحت کی بات، تو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ: امام ذہبی فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری طبقہ اور زمانے کے اعتبار سے کیونکہ پرانے ہیں، اس لئے ان سے روایت کرنے والے بھی پرانے بڑے ائمہ حدیث ہیں، جیسے وکیع بن جراح، عبد الرحمن بن مہدی، ابو نعیم، یحیی القطان، وغیرہ، ان سب نے زیادہ تر سفیان ثوری ہی سی احادیث کی روایت کی ہے، اس لئے یہ لوگ اگر (سفیان) مطلق بولیں، تو ان سے ثوری ہی مراد ہوں گے۔ ہاں ان میں سے کوئی اگر ابن عیینہ مراد لے گا تو ان کے نام کو مبہم و مطلق نہیں بولے گا، بلکہ صراحت ہو گی کہ ابن عیینہ ہیں۔

👆 اس کے بالمقابل وہ مشائخ جن کا زمانہ متاخر ہے جیسے امام احمد، حمیدی، ابن المدینی، وغیرہ تو انہوں نے کیوں کے ثوری کا زمانہ پایا ہی نہیں ہے، اس لئے یہ حضرات (سفیان) کو مبہم بول کر وضاحت کرنا ضروری نہیں سمجھتے، کیونکہ ظاہر ہے کہ ان کی مراد (ابن عیینہ) ہی ہیں۔

۞ تمییز السفیانین کا چوتھا ضابطہ [اسم شیخ سفیان]:

سفیان اسناد میں اگر مبہم واقع ہو، تو بعض مرتبہ شیخ کو دیکھتے ہوئے تعیین ہو جاتی ہے، کہ یہاں ابن عیینہ ہیں یا ثوری، کیونکہ حدیث کے راوی کو بسا اوقات اپنے کسی شیخ کی طویل مصاحبت و ملازمت، یا ان سے کثرت روایت کی وجہ سے، یا کوئی اور وجہ سے خصوصیت حاصل ہو جاتی ہے، پھر وہ اپنے اس مخصوص شیخ کا نام ذکر کرتا ہے، تو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کونسا شاگرد ہے۔

چنانچہ سفیان بن عیینہ کو ان کے شیخ (عمرو بن دینار) سے خصوصیت حاصل ہے، یہاں تک کہ محدثین نے فرمایا: (**اعلم الناس بعمرو بن دینار ابن عيينه**) یعنی عمرو بن دینار کی احادیث و مرویات کی سب زیادہ جانکاری، عمرو کے شاگردوں میں سے (ابن عیینہ) کو حاصل ہے۔

میں نے سرچ کیا بخاری شریف میں تو: سفیان بن عیینہ کی عمرو بن دینار سے مرویات کی تعداد (۱۳۰) کے قریب ہے۔ جبکہ ثوری کی روایات عمرو دینار سے بہت نادر ہے، بخاری میں صرف قبیصہ بن عقبہ کے طریق سے ثوری عن عمرو بن دینار، دو تین اسانید میں وارد ہے۔ لہذا اسند میں اگر (سفیان عن عمرو بن دینار) ہو تو وہ زیادہ تر ابن عیینہ ہی ہوں گے۔

حدیث مسلسل بالاولیہ میں بھی سفیان بن عیینہ عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں۔

ابن أبي شيبة ومسدد قالا : حدثنا سفيان، عن عمرو ، عن أبي قابوس مولى لعبد الله بن عمرو ، عن عبد الله بن عمرو ، يبلغ به النبي- صلى الله عليه وسلم -: "الراحمون يرحمهم الرحمن، ارحموا أهل الأرض يرحمكم من في السماء". أبوداود ٤٩٤١

اسی طرح علمائے حدیث بیان کرتے ہیں کہ: امام محمد بن شہاب الزہری سے صرف سفیان بن عیینہ روایت کرتے ہیں، اگرچہ سفیان ثوری نے بھی ان کا زمانہ پایا مگر کوفہ سے سفر کرکے حجاز آنے کے لئے ان کے پاس انتظام نہیں تھا، اس لئے انہوں نے براہ راست زہری سے روایت نہیں کی۔

اس لئے اگر اسناد میں (سفیان عن الزہری) ہو مثلا، تو وہ ابن عیینہ کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔

اس کے مقابلہ میں امام ثوری کے والد بھی رجال حدیث میں ہیں، اور ثوری اپنے والد سے احادیث روایت کرتے ہیں، امام مزی نے سفیان ثوری کے ترجمہ میں ان کے مشائخ کے نام میں، ثوری کے والد سعید بن مسروق کے سامنے (ع) لکھا ہے، یعنی ثوری کی روایت اپنے والد سعید سے تمام کتب ستہ میں ہے۔ تقریبا (۱۷) احادیث ہیں۔ اور کتب تسعہ میں تقریبا (۳۰) ہیں۔

اس لئے سند میں اگر (سفیان عن ابیہ) ہو تو پھر وہ ثوری ہی ہو سکتے ہیں، کیونکہ ابن عیینہ کے والد رجال حدیث میں سے نہیں ہیں۔

علوم حدیث کا اجراء [۱۳]

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

◆ تراجم کی تین کتابوں کا موازنہ

قسط نمبر (۵) میں عرض کیا گیا تھا کہ: کتب ستہ میں وارد رجال حدیث کے تراجم پر تین کتابیں اہم ہیں، جن سے مناسبت پیدا کرنا اور ہر راوی کا ترجمہ ان میں جا کر دیکھنا ضروری ہے، تاکہ اسماء الرجال میں بصیرت حاصل ہو۔

وہ تین کتابیں یہ ہیں:

۱ - تہذیب الکمال فی أسماء الرجال ، للامام المِزّی (۷۴۲ھ)

اس کی پہلی اشاعت شیخ بشار عواد معروف کی تحقیق سے ۳۵ جلدوں میں

، بیروت لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ سے سنہ ۱۴۰۰ھ - ۱۹۸۰ء میں ہوئی۔



۲ - تہذیب تہذیب الکمال (تہذیب التہذیب) للحافظ ابن حجر (۸۵۲ھ)

اس کے کئی ایڈیشن ہیں، ہندوستانی قدیم مطبوعہ تو بہت زیادہ اغلاط پر مشتمل ہے۔

جدید اشاعت شیخ ابراہیم الزیبق اور عادل مرشد کی تحقیق سے ۴ جلدوں میں، مؤسسۃ الرسالہ بیروت سے سنہ ۱۴۱۶ھ - ۱۹۹۵ء میں ہوئی۔ اسی ایڈیشن کو سامنے رکھیں گے





۳ - تقریب تہذیب تہذیب الکمال (تقریب التہذیب) للحافظ ابن حجر (۸۵۲ھ) ایضاً۔

یہ شیخ محمد عوامہ کی تحقیق سے سنہ ۱۴۰۵ھ - ۱۹۸۵ء میں بیروت سے شائع ہوئی، فی الحال تیسرا ایڈیشن دستیاب ہے۔

مذکورہ تین کتابوں کا منہج اور طریقہ سمجھنے کے لئے امام حمیدی کا ترجمہ بطور مثال لے کر ان تین کتابوں میں جا کر دیکھتے ہیں کہ: ان کا ترجمہ ہر مصنف نے کس طرح پیش کیا، اور راوی کا ترجمہ کن پوائنٹس کا مجموعہ ہوتا ہے۔

آپ کے پاس مذکورہ کتابیں نہ ہوں، تو درج ذیل لنک سے ان کتابوں کو ڈاؤن لوڈ کر لیں، یا اون لائن دیکھ لیں۔

تقریب التہذیب (بتحقیق شیخ عوامہ) ترجمہ ۳۳۲۰

https://archive.org/details/alfirdwsiy2018_gmail_1957

تہذیب التہذیب (بتحقیق عادل مُرشِد) جلد وصفحہ ۲/ ۳۳۴

https://archive.org/details/FP28026/tt2

تہذیب الکمال (بتحقیق بشّار عَوّاد) جلد وصفحہ ۱۴/ ۵۱۲

https://archive.org/details/FP15392/tkar14

ان کتابوں میں سے سب سے پہلے (تہذیب الکمال) میں جا کر امام حمیدی کا ترجمہ دیکھتے ہیں، کیونکہ (تہذیب الکمال) باقی دو کتابوں کے لئے بطور اصل ہے۔

ان کتابوں کے رموز جن میں راوی کی روایت موجود ہے

راوی کا ترجمہ نمبر

٣٢٧٠ - خ مق د ت س فق : عَبد اللَّهِ بن الزُّبَيْر بن عيسى بن عُبَيد اللَّه بن أُسَامَة بن عَبد اللَّهِ بن حميد بن زهير بن الحارث بن أسد بن عَبْدِ العزى.

وقِيلَ : ابْن عيسى بْن عَبد الله بن الزبير بن عُبَيد اللَّه بْن حميد الْقُرَشِي الأسدي، أَبُو بَكْر الحميدي الْمَكِّي.

راوی کے مشائخ

رَوَى عَن: إِبْرَاهِيم بْن سعد، وأبي ضمرة أنس بْن عياض، وبشر بْن بَكْر التنيسي (خ) ، وأبي أسامة حَمَّاد بْن أسامة، وسُفْيَان بْن عُيَيْنَة (خ مق ت س فق) ، وعَبْد اللَّهِ بن الحارث الجمحي الحاطبي، وعبد الله بْن الحارث المخزومي، وعبد اللَّه بْن رجاء المكي، وأبي صفوان عَبد الله بْن سَعِيد الأُمَوِي، وعبد اللَّه بْن يرفا المدني مولى بَنِي ليث، وعَبْد الرحمن بْن سعد بْن عمار المؤذن، وعبد الْعَزِيز بْن أَبِي حازم، وعبد العزيز العمي (بخ) ، وعبد الْعَزِيز بْن محمد الدَّرَاوَرْدِيّ، وعلي بن عبد الحميد بْن زِيَاد بْن صيفي، وفرج بْن سَعِيد المأربي اليماني (د) ، وفضيل بْن عياض، ومحمد بْن إدريس الشافعي (د) ، ومحمد بْن عُبَيد الطنافسي، ومروان بْن مُعَاوِيَة الفزاري (خ ت) ، ووكيع بْن الجراح (خ) ، والوليد بْن مُسْلِم (خ) ، ويَعْلَى بْن عُبَيد الطنافسي.

راوی کے تلامذہ

رَوَى عَنه: البخاري (ت) ، وإبراهيم بْن صَالِح الشيرازي وأَبُو الأزهر أحمد بْن الأزهر النيسابوري (فق) ، وإسماعيل بْن عَبد اللَّهِ الأصبهاني سمويه، وبشر بْن موسى الأسدي، وسلمة بْن شبيب النيسابوري (مق) ، وأَبُو زُرْعَة عُبَيد اللَّهِ بْن عبد الكريم الرازي: وعُبَيد اللَّه بْن فضالة بْن إِبْرَاهِيمَ النَّسَائي (س) ، ومُحَمَّد بْن أَحْمَدَ الْقُرَشِيّ (د) ، وأبو بكر مُحَمَّد بْن إدريس بْن عُمَر المكي وراق الحميدي، وأَبُو حاتم مُحَمَّد بْن إدريس الرازي، ومحمد بْن عَبد اللَّهِ بْن سنجر الجرجاني نزيل المغرب، ومُحَمَّد بْن عَبد اللَّهِ بْن عَبد الرحيم البرقي (س) ، ومحمد بْن علي بْن ميمون الرَّقِّيّ، ومُحَمَّد بْن يَحْيَى الذهلي (ت س) ، ومحمد بْن يُونُس النَّسَائي (د) ، ومُحَمَّد بْن يُونُس الكديمي، وهارون بْن عَبد الله الحمال (د) ، ويعقوب بْن سُفْيَان، ويعقوب بْن شَيْبَة، ويوسف بْن موسى القطان.

جرح وتعدیل کے اقوال

قال أَحْمَد بْن حَنْبَل: الحميدي عندنا إمام.

وَقَال أَبُو حاتم : أثبت النَّاس فِي ابْن عُيَيْنَة الحميدي، وهُوَ رئيس أَصْحَاب ابْن عُيَيْنَة، وهُوَ ثقة إمام.

قال الحميدي : جالست ابن عُيَيْنَة تسع عشرة سنة أَوْ نحوها.

وَقَال عَبد اللَّهِ بْن جَعْفَر بْن درستويه ، عَنْ يعقوب بْن سُفْيَان : حَدَّثَنَا الحميدي، ومَا لقيت أنصح للإسلام وأهله منه.

وَقَال عَبْد الرَّحْمَنِ بْن أَبي حاتم ، عن مُحَمَّد بْن عبد الرحمن الهروي: قدمت مَكَّة سنة ثمان وتسعين ومئة: ومَاتَ ابْن عُيَيْنَة فِي أول السنة، قبل قدومنا بسبعة أشهر، فسألت عَنْ أَصْحَاب ابْن عُيَيْنَة، فذكر لِي الحميدي، فكتبت حَدِيث ابْن عُيَيْنَة عَنْهُ.

وَقَال يعقوب بْن سُفْيَان ، عَنِ الحميدي: كنت بمصر، وكَانَ لسَعِيد بْن مَنْصُور حلقة فِي مَسْجِد مصر، ويجتمع إِلَيْهِ أَهل خراسان، وأهل العراق، فجلست إليهم، فذكروا شيخنا لسفيان، فَقَالُوا: كم يَكُون حَدِيثه؟ فَقُلْتُ: كَذَا وكذا، فسبح سَعِيد بْن مَنْصُور وأنكر ذَلِكَ، وأنكر ابْن ديسم، وكَانَ إنكار ابْن ديسم أشد عَلَيَّ، فأقبلت عَلَى سَعِيد، فَقُلْتُ: كم تحفظ عَنْ سُفْيَان، عَنْهُ؟ فذكر نَحْو النصف مما قلت، أقبلت عَلَى ابْن ديسم، فَقُلْتُ: كم تحفظ عَنْ سُفْيَان عَنْهُ؟ فذكر زيادة عَلَى مَا قال سَعِيد نَحْو الثلثين مِمَّا قُلْت أنا، فَقُلْتُ لسَعِيد: تحفظ مَا كتبت عَنْ سُفْيَان، عَنْهُ؟ فَقَالَ: نعم. قلت: فعد. قال: ثم قلت لابن ديسم: عد مَا كتبت عَنْ سُفْيَان، عَنْهُ. فَإِذَا سَعِيد يغرب عَلَى ابْن ديسم بأحاديث، وابن ديسم يغرب عَلَى سَعِيد فِي أحاديث كثيرة، فَإِذَا قَدْ ذهب عليهما أحاديث يسيرة، فذكرت مَا ذهب عليهما، قال: فرأيت الحياء والخجل فِي وجوههما.

وَقَال مُحَمَّد بْن سَعْد : عَبد اللَّهِ بْن الزُّبَيْر الأسدي الحميدي من بني أسد بن عبد العزى بْن قصي، صاحب ابْن عُيَيْنَة وراويته، مَاتَ بمكة سنة تسع عشرة ومئتين، وكَانَ ثقة، كثير الحَدِيث.

تاریخ وفات

وكَذَلِكَ قال البخاري فِي تاريخ وفاته.

وَقَال غيرهما: مَاتَ سنة عشرين ومئتين.

کتابوں کے رموز کی تصریح

وروى لَهُ مسلم فِي "مقدمة"كتابه، وابن ماجه فِي "التفسير"، والباقون.

ملاحظہ فرمائیں:

❁ راوی کے نمبر کے بعد ان کتابوں کے رموز ہیں جن میں راوی کی روایت پائی جاتی ہے، ان رموز کی وضاحت مصنف نے کتاب کے مقدمہ میں کر دی ہے۔

خ = صحيح البخاري / مق = مقدمة صحيح مسلم / د = سنن أبي داود / ت = جامع الترمذي /

س = سنن النسائي / فق = كتاب التفسير لابن ماجه

مقدمہ مسلم کا رمز (مق) لگانے کا مطلب یہ ہوا کہ اس راوی کی روایت اصل کتاب میں یعنی (صحیح مسلم) میں نہیں ہے۔ ورنہ صحیح مسلم کا اصل رمز (م) لگانا کافی تھا، کیونکہ (مق) فرعی رمز ہے، اصلی کے ساتھ فرعی جمع نہیں کیا جاتا ہے۔

اسی طرح ابن ماجہ کے لئے (فق) لگانے کا مطلب یہ ہے کہ اس راوی کی روایت اصل کتاب یعنی (سنن ابن ماجہ) میں نہیں ہے، ورنہ اصل رمز (ق) لگایا جاتا، جو (قزوینی) سے ماخوذ ہے۔

بقیہ چار رموز تو اصلی ہیں (خ، د، ت، س) اس لئے مصنف نے ترجمہ کے اخیر میں (والباقون) کہہ کر بات مختصر کر دی۔

❁ روى عن اور روى عنه یہ دو اصطلاحات (شیوخہ) اور (تلامذتہ) کے قائم مقام ہیں۔

روى عن کے بعد صاحب ترجمہ کے ان مشائخ کے نام ہیں، جن سے راوی نے احادیث سنی ہے اور نقل کی ہے، مشائخ کے نام حروف تہجی کی ترتیب پر ہیں۔

مگر مشائخ میں سے آٹھ مشائخ کے ناموں کے بعد کتابوں کے رموز بھی ہیں، وہ ہیں:

رَوَى عَن: ... وبشر بْن بَكْر التنيسي (خ) ، ... وسُفْيَان بْن عُيَيْنَة (خ مق ت س فق) ... وعبد العزيز العمي (بخ) ، ... وفرج بْن سَعِيد المأربي اليماني (د) ومحمد بْن إدريس الشافعي (د) ... ومروان بْن مُعَاوِيَة الفزاري (خ ت) ، ووكيع بْن الجراح (خ) ، والوليد بْن مُسْلِم (خ) ، ...

ان رموز کا مطلب یہ ہے کہ: راوی کی روایت مذکورہ شیوخ سے کتب ستہ میں سے ان کتابوں میں ہے جن کے رموز بین قوسین دیئے ہیں، یعنی امام حمیدی کی روایت ان کے شیخ (بشر بْن بَكْر التنيسي) سے اگر تلاش کرنی ہے تو وہ روایت بخاری شریف میں جس کا رمز نام کے بعد (خ) دیا ہے، اس میں ملے گی، بقیہ کتابوں میں نہیں ہے۔

ذرا جامع الکتب التسعہ ایپ میں جا کر (الحمیدی) لکھ کر آپ سرچ فرمالیں، ان شاء اللہ رقم الحدیث بھی مل جائے گی۔

١٥٣٤ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ، وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ ، قَالَا : حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ

اچھا حمیدی کے مشائخ میں سے (وعبد العزيز العمي) کے سامنے (بخ) کا رمز ہے جو امام بخاری کی کتاب (الادب المفرد) کا رمز ہے، مگر امام مزی نے یہ رمز ترجمہ کے شروع میں نہیں لکھا ہے، کیونکہ جب بخاری کا اصل رمز (خ) آگیا تو اس فرعی رمز کی ضرورت نہیں ہے، مگر مشائخ کے تذکرہ میں لکھنا ضروری تھا تاکہ روایت کا موضع معلوم ہو جائے۔

الأدب المفرد (ص:٥٣):

١١٤ - حدثنا الحميدي قال: حدثنا أبو عبد الصمد العمي قال: حدثنا أبو عمران، عن عبد الله بن الصامت، عن أبي ذر قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: «يا أبا ذر، إذا طبخت مرقة فأكثر ماء المرقة، وتعاهد جيرانك، أو اقسم في جيرانك».

اچھا حمیدی کی بقیہ مشائخ سے روایت کہاں ملے گی؟ الجواب: کتب احادیث بہت سی ہیں ان میں کہیں نہ کہیں ہو گی، جیسے مسند احمد، سنن الدارمی، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم، طبرانی کے معاجم وغیرہ۔

❁ تلامذہ میں سب سے پہلا نام امام بخاری کا ہے، اور اس کے بعد ترمذی کا رمز (ت) ہے، امام مزی کا مشائخ اور تلامذہ کے نام ذکر کرنے میں طریقہ ہے کہ: صاحب ترجمہ کے مشائخ یا تلامذہ میں اگر کتب ستہ کے مصنفین میں سے کوئی ہوتا ہے، تو ان کو سب پر مقدم کر کے پہلے ذکر کرتے ہیں، پھر بقیہ ناموں کو حروف تہجی کی ترتیب سے ذکر کرتے ہیں۔

امام بخاری تو حمیدی کے شاگرد ہیں، یہ تو واضح ہے، لیکن ان کے نام کے بعد (ت) کا کیا مطلب؟ الجواب: اس کا مطلب ہے کہ امام ترمذی بخاری کے واسطے سے امام حمیدی سے (سنن ترمذی) میں روایت کرتے ہیں، اگر ترمذی حمیدی سے براہ راست روایت کرتے یعنی ان کے شاگرد ہوتے تو ترمذی کے رمز (ت) کے بجائے ان کا نام صراحت سے مذکور ہوتا، یعنی:

رَوَى عَنه: البخاري والترمذي ...

٢٣٤٦ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ...[الترمذي أبواب الزهد]

❁ یہ بھی یاد رکھیں کہ مشائخ میں جن ناموں کے آگے رموز ہوں گے، ان کا اعادہ تلامذہ کے ناموں کے ساتھ ہو گا، کیونکہ سند میں راوی کے پہلے شاگرد ہوتا ہے، اور راوی کے بعد شیخ، یعنی دونوں سے مل کر سند بنتی ہے۔ مثال کے طور پر امام نسائی کا رمز (س) مشائخ میں صرف (سفیان بن عیینہ) کے سامنے ہے، اور تلامذہ میں دو تین کے سامنے ہے، مطلب یہ ہوا کہ (سنن نسائی) میں حمیدی کی جہاں کہیں بھی روایت ہو گی وہاں سند میں ان کا شیخ ایک ہی ہو گا (ابن عیینہ) مگر تلامذہ متعدد ہو سکتے ہیں۔

اس کو بھی سرچ کر کے دیکھ لیتے ہیں جامع الكتب التسعہ میں، وہی (الحمیدی) لکھ کر دیکھیں۔

مگر جامع الکتب التسعہ میں (الحمیدی) لکھ کر سرچ کیا تو سنن نسائی کی کسی روایت کا حوالہ نتائج میں ظاہر نہیں ہوا، مگر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، نسائی کی السنن الکبری بھی ہے، شاید اس میں ہو۔

وہاں سرچ کیا (المکتبۃ الشاملۃ) کے ذریعے تو تین روایات ملیں:

السنن الكبرى للنسائي (٤ / ٩٧)

٣٨٣٧ - أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ فَضَالَةَ النَّسَائِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِيَعْنِي الْحُمَيْدِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ...

السنن الكبرى للنسائي (٦ / ٢٠٥)

٦٥٦٦ - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ ...

السنن الكبرى للنسائي (١٠ / ٢٣٧)

١١٣٨١ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِبْنِ عِيسَى الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُبْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ ...

ملاحظہ فرمائیں کہ تینوں روایتوں میں حمیدی کے شیخ (سفیان بن عیینہ) ہیں، اور تلامذہ میں وہ تینوں مذکور ہیں، جن کے ناموں کے سامنے (س) کا رمز ہے۔

❁ شیوخ و تلامذہ کے بعد راوی کے بارے میں علمائے حدیث اور جرح و تعدیل کے ناقدین کے اقوال مذکور ہوتے ہیں، اس کے بعد راوی کی تاریخ ولادت اور وفات۔

❁ اور ترجمہ کے اخیر میں پھر ان کتابوں کے نام صراحتا لکھ دیئے جاتے ہیں، جن کے رموز ترجمہ کے شروع میں لکھے ہوئے تھے، تاکہ رموز میں اگر کوئی تحریف واقع ہو، تو ترجمہ کے اخیر میں کتابوں کی تصریح سے تصحیح ہو جائے۔

تقریبا (تہذیب الکمال) کے تراجم میں زیادہ تریہی پوئنٹس ہوتے ہیں: رموز کتب، صاحب ترجمہ کا نام ولواحقاتہ (نسب کنیت لقب نسبت)، پھر شیوخ و تلامذہ، پھر اقوال ائمہ جرح و تعدیل، تاریخ وفات، مرموز لہا کتب کے اسماء۔